يد الله على الجماعة ترمذی لا اسلام الا بجماعة ولا جماعة الا بامارة دارمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہفت روزہ تنظیم اہلِ حدیث لاہور

جماعت اہل حدیث کا خصوصی ترجمان

بانی: جانشین عصر محدث زماں حضرت العلام محدث حافظ محمد عبداللہ روپڑی رحمہ اللہ

بیادِ: سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑی رحمہ اللہ، حافظ محمد جاوید روپڑی رحمہ اللہ

نگران اعلیٰ: صاحبزادہ عارف سلمان روپڑی

مدیر اعلیٰ: حافظ عبدالغفار روپڑی

جلد 58 | شمارہ 9 | جمعۃ المبارک 7 تا 13 مارچ 2014ء | فون 042-37656730 | فیکس 042-37659847

جماعت اہلحدیث پاکستان

کی مجلس عاملہ وشوریٰ کا اجلاس

حضرت الامیر شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ نے مرکزی مجلس عاملہ وشوریٰ کا اجلاس مورخہ 23 مارچ 2014ء بروز اتوار صبح 9:00 بجے مرکزی دفتر جامع مسجد قدس اہلحدیث چوک دالگراں لاہور میں طلب کرلیا ہے۔ ارکان کو انفرادی دعوت نامے ارسال کئے جارہے ہیں تاہم کسی وجہ سے اگر کسی رکن کو دعوت نامہ نہ مل سکے تو اسی اعلان کو دعوت نامہ تصور کرتے ہوئے پابندیٔ وقت کے ساتھ تشریف لائیں۔

(واجرکم علی اللہ سبحانہ وتعالیٰ)

ایجنڈا

1. موجودہ ملکی صورتحال پر جماعت اہلحدیث کا موقف
2. گذشتہ سال کی تبلیغی مساعی
3. آئندہ سال کے لیے تبلیغی وتنظیمی ہدف
4. دیگر امور باجازت حضرت الامیر

ملتمس

پروفیسر میاں عبدالمجید

ناظم اعلیٰ جماعت اہلحدیث پاکستان

0301-7429291

مزید معلومات کے لیے مرکزی دفتر 0300-8001913 0423-7656730

www.jaamia.com weekly.tanzeem@gmail.com

درس حدیث

حافظ عبدالوحید روپڑی (سرپرست جماعت اہلحدیث)

حصول امن کے سنہری اصول بزبان رسول مقبول

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنْ اَكْثَرِ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ فَقَالَ تَقْوٰی وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَسُئِلَ عَنْ اَكْثَرِ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ فَقَالَ الْفَمُ وَالْفَرْجُ.[کنز العمال کتاب المواعظ والرقائق جزء 16 ص 44 رقم الحدیث: 44063] ''سیدنا ابوہریرہؓ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ لوگوں کی اکثریت کس وجہ سے جنت میں داخل ہوگی؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تقویٰ اور حسن خلق کی بناء پر۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں کی اکثریت کا جہنم میں داخل ہونے کا سبب پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا: منہ اور شرم گاہ کہ وجہ سے''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی اس انداز میں تربیت کی کہ ان کے دلوں کی نفرتیں محبت میں تبدیل ہو گئیں، وہ سالہاسالوں کی دشمنیاں بھلا کر آپس میں بھائی بھائی بن گئے اور آپ کی تعلیم وتربیت سے ایک ایسا معاشرہ معرض وجود میں آیا کہ ہر کوئی دوسرے کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھنے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ تربیت کرتے وقت ترغیب اور ترہیب سے کام لیتے۔ جیسا کہ مذکورہ حدیث رسول سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے اس میں آپ نے لوگوں کی اکثریت کا جنت میں داخلہ دو چیزوں کے ساتھ موقوف کیا ہے۔

سب سے پہلی چیز تقویٰ ہے اور یہ وقی سے مشتق ہے جس کا معنی بچنا (بری باتوں سے دور رہنا) ہے یعنی انسانی ضمیر اور شعور میں ایسی پاکیزگی پیدا ہو جائے جو اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کرنے کے ساتھ انسانی زندگی کی گزرگاہوں میں کانٹوں سے بچنے پر مجبور کردے اور وہ کانٹے لذتیں، شہوتیں ہیں۔ اسی لیے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے تقویٰ کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے فرمایا: آپ کو کبھی کانٹوں والے راستے پر چلنے کا اتفاق ہوا ہے؟ انھوں نے جواب دیا ہاں: حضرت ابیؓ نے پوچھا آپ ایسے راستے پر چلتے ہوئے کیا کرتے ہیں؟ فرمایا: اپنے دامن کو سمیٹ کر احتیاط سے گزر جاتا ہوں۔ فرمایا اسی طرح گناہوں سے بچنے کا نام تقویٰ ہے۔[تفسیر قرطبی 1 ص 161]

دخول جنت کے لیے دوسری چیز حسن اخلاق بتلائی ہے اور یہ اچھی عادات کا اپنانا، بری عادات کا ترک کرنا ہے کیونکہ ایمان کے بعد اچھی عادات کا حامل ہونے والے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے اور قیام کرنے والے کے درجہ کی نوید سنائی ہے۔ جیسا کہ فرمان رسول ہے: ((اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَیُدْرِکُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ)) ''مومن حسن اخلاق کی وجہ سے روزہ رکھنے اور اسی حالت میں قیام کرنے والے کا درجہ پالیتا ہے'' [ابوداود کتاب السنة باب فی حسن الخلق ص 870 رقم الحدیث: 4798 ابن حبان کتاب البر والاحسان باب ذکر رجاء نوال المرء بحسن الخلق ج 2 ص 228 رقم الحدیث: 480]

[بقیہ: ص 13]

جماعت اہلحدیث کا خصوصی ترجمان
ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور

مدیر انتظامی
حافظ عبدالوہاب روپڑی
فاضل ام القریٰ مکہ مکرمہ

اداریہ

پروفیسر میاں عبدالمجید

طالبان سے مذاکرات وقت کی اہم ضرورت

وطن عزیز خودکش حملوں، دھماکوں، فرقہ وارانہ قتل وغارت علاقائی، لسانی تعصبات کے عفریتوں کا مسکن بنا ہوا ہے۔ ان میں سے کچھ بروقت کاروائی کر کے برائی کو سر اٹھاتے ہی نہ کچل کر ان کو طاقتور بنا دیا گیا ہے، کچھ کسی نہ کسی عمل کے ردعمل کے طور پر سامنے آئے ہیں۔ مشرف کا نو سالہ دور حکومت پاکستان کے لیے سیاہ ترین دور تھا۔ اس نے ایک امریکی فون پر پورے ملک کو اس کی باجگزار ریاست کے طور پر اس کے سامنے پیش کر دیا۔ ادھر پہلے سے جاری دو متحارب مذہبی قوتوں میں سے ایک طاقت کو یہ تاثر دیا کہ اس کے ساتھ سرکاری سطح پر زیادتی ہو رہی ہے۔ ریاض بسرا جیسے افراد کو افغانستان سے ایجنسیوں کے ذریعے پکڑوا کر ملیسی کے قریب گولیوں سے بھون کر جعلی پولیس مقابلہ بنا ڈالا۔ سوات اور فاٹا کے علاقوں میں فوجی آپریشن کے نام پر لوگوں میں خوف وہراس پھیلایا۔ یہ عجیب آپریشن تھا کہ کسی بھی آبادی میں جا کر اعلان کر دیا جاتا کہ یہاں کے رہنے والے دو گھنٹے کے اندر اپنے گھر بار چھوڑ کر نکل جائیں، دو گھنٹے کے بعد جو آبادی میں نظر آیا اسے گولی مار دیں گے کیونکہ دو گھنٹے کے بعد فوجی اس آبادی میں دہشت گردوں کے خلاف کاروائی کریں گے۔

گھر کا سربراہ گھر سے باہر گیا ہوا ہے، جوان بچیاں نزدیکی شہر میں سکول یا کالج گئی ہوئی ہیں، جوان بیٹے کام کاج کے لیے یا حصول تعلیم کے لیے باہر گئے ہوئے ہیں، خاتون خانہ اپنے گودی کے بچوں کو لے کر گھر سے باہر نکلنے پر مجبور کر دی گئی، کوئی منزل نہیں کہا جائے۔ سوات میں آپریشن کے دوران ایک ایسی ہی خاتون کو بے پردہ ٹی وی پر دیکھا، وہ بتا رہی تھی کہ سوات کی خواتین کا پردہ پورے ملک میں مشہور ہے۔ مجھے اس حالت میں گھر چھوڑنا پڑا ہے کہ مجھے خاوند کا علم نہیں کہاں ہے، جوان بیٹیاں سکول سے کیسے نکلیں کہاں گئیں۔ اب وہ کس حال میں کن لوگوں کے پاس ہیں میں کچھ نہیں جانتی۔ ہم سب خاندان کے لوگ کب ملیں گے کس حال میں ملیں گے اس دوران میری جوان بیٹیاں کس کس قیامت سے گزر چکی ہوں گی۔ بتاؤ اب میں پردہ کیسے کروں، اب مجھے پردہ کرنا زیب نہیں دیتا۔ بتاؤ وہ باپ اب خودکش بمبار نہیں بنے گا تو خودکشی کرے گا اور عجیب بات یہ ہے کہ جن دہشت گردوں کی تلاش میں آپریشن کرنا مقصود ہے سب شریف لوگ آبادی سے نکل جائیں گے اور دہشت گرد وہیں بیٹھے رہیں گے کہ فوج نے ہمارے خلاف آپریشن کرنا ہے لہٰذا ہمارا یہاں موجود رہنا ضروری ہے یہ طالبان دینی مدارس کے سیدھے سادے طلباء تھے جو قرآن، حدیث، فقہ کی تعلیم حاصل کر رہے تھے، افغانستان پر روس کی چڑھائی کے بعد جب جہاد کا آغاز ہوا اور پھر امریکہ نے ان مجاہدین کی ہتھیاروں اور ڈالروں سے

مجلس ادارت

مدیر اعلیٰ: حافظ عبدالغفار روپڑی
مدیر: پروفیسر میاں عبدالمجید
مدیر انتظامی: حافظ عبدالوہاب روپڑی
معاون مدیر: حافظ عبدالجبار مدنی
نائب مدیر: مولانا عبداللطیف حلیم
مینیجر: حافظ عبدالظاہر 0300-8001913
Abdulzahir143@yahoo.com
کمپوزنگ: وقار عظیم بھٹی 0300-4184081

فہرست

درس حدیث 1
اداریہ 2
الاستفتاء 4
تفسیر سورۃ الانعام 5
عالم اسلام کے مسائل 8
ٹی وی اور گانے 12

زر تعاون

فی پرچہ .... 10 روپے
سالانہ .... 500 روپے
بیرون ممالک 200 ریال (امریکی 50 ڈالر)

مقام اشاعت

ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" رحمٰن گلی نمبر 5
چوک دالگراں لاہور 54000

بھی ہیں جن کی آمدنی انکم ٹیکس کی حد کو نہیں پہنچتی۔ان کے گوشوارے پڑھ کر ان کی مالی حالت پر رحم آتا ہے۔

جبکہ ہر پاکستانی شہری جانتا ہے کہ وطن عزیز کی قومی اسمبلی کا الیکشن لڑنے کے لیے کم از کم چار کروڑ اور صوبائی اسمبلی کے لیے کم از کم دو کروڑ کے اخراجات اگر کوئی نہیں کرسکتا تو الیکشن گیم میں حصہ نہ لے۔ کاغذی کاروائی کے یہ ماہرین اگر چاہیں تو قومی یا صوبائی اسمبلی میں اپنے اخراجات لاکھوں تو کجا ہزاروں میں ثابت کرسکتے ہیں۔اپنے ڈیروں پر مہنگے ترین کھانوں کو یہ کسی بابے کے عرس کا لنگر بھی ثابت کرسکتے ہیں اور الیکشن کمپین میں پچاس پچاس گاڑیوں کے جلوس کو یہ صادق اور امین سائیکلوں کا جلوس بھی ثابت کرسکتے ہیں۔

سابقہ پنجاب اسمبلی کی دو معزز ارکان لڑ پڑیں اور پھر انھوں نے انکشاف نہیں بلکہ انکشافات کے جو ڈھیر لگائے وہ اخبارات کی زینت بن چکے ہیں۔ یہ دینی رسالہ اُن الفاظ کا متحمل نہیں ہوسکتا ،چونکہ دونوں خواتین جنرل الیکشن کے ذریعے نہیں بلکہ خواتین کی مخصوص نشستوں پر کامیاب ہوئی تھیں۔جن کو محض ارکان صوبائی اسمبلی نے ہی ووٹ دیئے تھے۔ لہٰذا انھوں نے نہ صرف اپنا کردار بلکہ معزز ارکان اسمبلی جو کہ ان کے ووٹر تھے ان کو بھی چوراہے میں کھول کر رکھ دیا اب ہم تو اپنی پنجاب اسمبلی کے ایوان کی بھی عزت وحرمت کا خیال رکھیں گے لیکن ان معزز و محترم خواتین ارکان کے انکشافات کو کس سرد خانے میں ڈالیں۔جو دفعہ 62 اور 63 پر پوری طرح فٹ تھیں ان کی صداقت اور امانت پر شبہ بھی تو ایوان کے تقدس کے منافی ہے۔

وزیر اعظم نواز شریف صاحب کی جس اسمبلی پر پرویز مشرف نے شب خون مارا تھا۔اس دور میں ان ہی پارلیمنٹ لاجز کے بلاک A میں اسد الرحمن رکن اسمبلی قیام پذیر تھے۔رات کو ایک خاتون سرتا پا برہنہ مدہوش حالت میں بچاؤ بچاؤ کا شور مچاتی ہوئی باہر کو بھاگی۔ظاہر ہے وہ عورت بھی رات کو وہاں کسی نیکی کے جذبے سے نہیں گئی تھی وہ بھی برائی کی نیت سے وہاں گئی تھی۔اب نا معلوم اس کے ساتھ کیا بیتی کہ ایک ایسی عورت بھی چیخی ،چلاتی وہاں سے بھاگی، اسد الرحمن نے تو وہ بلاک چھوڑ کر کسی دوسرے بلاک میں رہائش لے لی لیکن دفعہ 62 اور 63 پر پورے اترنے والے نیکوکار ارکان کو کون پوچھے کہ ان کے منہ میں کتنے دانت ہیں؟ محترم ارشاد عارف صاحب نے اخبار جنگ یکم مارچ کو اپنے کالم طلوع میں چوہدری شجاعت حسین کے حوالے سے جو کچھ لکھا ہے عوام الناس کو ان مقدس ایوانوں کے بارے میں سمجھنے کے لیے کافی ہے۔چوہدری شجاعت صاحب کا ایک معزز ایوان کے بارے میں یہ کہنا ہی کافی ہے کہ اسمبلی چلے نہ چلے کچھ گھر ضرور اُجڑ جائیں گے اور پھر محترمہ فردوس عاشق اعوان اور کشمالہ طارق کا معاملہ تو سپیکر نے مداخلت کر کے رفع دفع کرا دیا۔

یوں بہت سارے سربستہ راز محض معزز ارکان تک ہی محدود رہے،عوام ان کو جاننے سے محروم رہے۔لیکن کشمالہ طارق اور یار محمد کا معاملہ تو معزز ایوان کے اندر تک محدود نہ رہا۔ایس،پی، اسلام آباد کے دفتر اور پھر اخباروں تک جا پہنچا۔حیا مانع ہے اور اس مؤقر جریدے کے صفحات متحمل نہیں ہوسکتے ورنہ ان معزز ایوانوں کی ایسی ایسی ویڈیو بھی ایوان تک پہنچی ہیں کہ شیطان بھی شاید کانوں کو ہاتھ لگائے۔مجھے بے حیائی اور اس گندگی کا تذکرہ کرنے کی نہ ضرورت تھی اور نہ شوق لیکن اسلام کے نام پر بننے والے اس ملک میں عوام کے وہ نمائندگان،جنھوں نے اسلامی نظام نافذ کرنا ہے ان کے کردار کے بارے میں نہ لکھنا خیانت ہے۔میں یہ کہنے کی جرأت نہیں کرسکتا کہ قانون ساز اداروں کے سارے اراکین ایک سے ہیں۔ان میں شب زندہ دار،مقام ولایت پر فائز ارکان بھی بلا شبہ رہے ہیں اور موجود ہیں۔لیکن جال کو گندا کرنے کے لیے تو ایک مچھلی ہی کافی ہوتی ہے جبکہ یہاں تو بہت سے مگر مچھ اور مچھلیاں اس تالاب کی مٹی پلید کرنے کے لیے ہر اسمبلی میں موجود ہوتی ہیں۔

راقم الحروف کا ایک دفعہ لاہور پھرتے ہوئے پنجاب اسمبلی کا اجلاس دیکھنے کو دل چاہا،حنیف رامے سپیکر تھے اور وہ خود ہی ایوان کی کاروائی چلا رہے تھے۔اجلاس کے اختتام کا اعلان کرنے سے قبل اچانک انھوں نے عملے کو حکم دیا کہ اسمبلی کی ٹیپ ریکارڈ بند کردی جائے اور پھر انھوں نے معزز ارکان اسمبلی کو پیپلز ہاؤس کی راتوں کے بارے میں ایجنسیوں کی رپورٹوں سے آگاہ کیا۔

یقین کیجئے ایجنسیوں کی رپورٹ کے سامنے جمشید دستی کے الزامات بہت ہلکے لگتے ہیں۔ اس دن کے بعد کسی اسمبلی کا اجلاس دیکھنے کا شوق ہی پیدا نہیں ہوا۔ یہ میں نے لکھنے کی جرأت اس لیے کی ہے کہ اس دور کے ارکان اسمبلی میں سے کچھ کو ذاتی طور پر جانتا ہوں اور اگر کسی معزز ایوان کا تقدس زیادہ ہی مجروح ہونے لگا تو ان ارکان کو بطور گواہ پیش کر سکتا ہوں۔ سورۂ بنی اسرائیل آیت نمبر 16 ارشاد باری تعالیٰ ہے: "جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کے امراء کو حکم دیتے ہیں اور وہ اس میں نافرمانیاں کرنے لگتے ہیں، تب عذاب کا فیصلہ اس بستی پر چسپاں ہو جاتا ہے اور ہم اسے برباد کر کے رکھ دیتے ہیں" یہاں حکم سے مراد وہ قانون فطری ہے جو کسی قوم کی تباہی کا باعث بنتا ہے۔ حکمرانوں کے کرتوت قوموں کی تباہی و بربادی کا سبب بنتے ہیں۔

آج وطن عزیز بدامنی، افراتفری، خودکش دھماکوں، قتل وغارت، صوبائی، علاقائی، لسانی، نفرتوں، چوری، ڈکیتی، رہزنی کا شکار ہے۔ مہنگائی کے مارے ہوئے لوگ خودکشیاں کر رہے ہیں۔ بیروزگاری نے نوجوانوں کو جرائم پیشہ بنا دیا ہے۔ قوم ذہنی خلفشار کا شکار ہے۔ عوام الناس کی زندگی اجیرن ہو چکی ہے، روم جل رہا ہے اور ایوانوں میں بیٹھے یہ نیرو صرف چین کی ہی نہیں عیاشی اور فحاشی کی بنسری بجا رہے ہیں۔ جمشید دستی چند دن اپنے مؤقف پر ڈٹا رہے گا اور پھر ایوان کے تقدس کے نام پر تمام ارکان پارلیمنٹ اسے خاموش رہنے پر راضی کر لیں گے۔ پارلیمنٹ لاجز چند دن احتیاط کی خاموشی اختیار کر لیں گے اور پھر جیسے پھرتی سے شراب کی خالی بوتلیں کوڑے دانوں سے اٹھوا دی گئیں۔ پارلیمنٹ لاجز کے ڈائریکٹر کو تبدیل کر دیا گیا جبکہ نیا ڈائریکٹر چارج لینے کو تیار نہیں۔ پھرتیاں دکھائی جا رہی ہیں اور پھر تردید در تردید۔ لیکن حکمرانوں کی عیاشیوں کا عذاب قوموں سے نہیں ٹلا کرتا اور نہ ہی ان عیاشوں کے پاس روز حساب سے مفر ہے۔

قریب ہے یارو روز محشر ہر یک شے کا حساب دو گے
عوام سے جو کیا ہے تم نے خدا کے ہاں کیا جواب دو گے

یہ ملک اسلام کے نام پر بنا تھا۔ قرارداد مقاصد کی رو سے اور 1973ء کے آئین کی رو سے قرآن وسنت ہی اس ملک کے دستور ہیں۔ جن ایوانوں نے اب اسے عملاً نافذ کرنا تھا وہاں براجمان لوگ ہی قرآنی حدود کو توڑ رہے ہیں ان کی خدمت میں اتنا ہی عرض ہے۔

کلام پاک کی غیرت سے کھیلنے والو
ڈرو خدا کے غضب سے عذاب آئے گا

☆......☆......☆

تبلیغی واصلاحی پروگرامز

تحریک دعوت توحید پاکستان کے زیر اہتمام مورخہ 26-02-2014 بروز بدھ بعد نماز مغرب جامع مسجد اہلحدیث ستوکی اور بعد نماز عشاء جامع مسجد محمدی اہلحدیث المعروف حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدیؒ والی میں تبلیغی واصلاحی پروگرامز کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں تحریک دعوت توحید پاکستان کے امیر عظیم مذہبی سکالر میاں محمد جمیل نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عزت اور ذلت کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے، اس کے سوا نہ کوئی عزت دے سکتا ہے اور نہ ہی ذلیل کر سکتا ہے جو لوگ حصول اقتدار کیلئے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے سامنے جھکتے ہیں وہ لوگ فی الحقیقت بہت احمق ہیں۔ مولانا قاری بشیر عاجز نے کہا جس طرح اس کائنات کی تخلیق میں اللہ کا کوئی شریک نہیں اسی طرح اس کا نظام چلانے میں اس کا کوئی ساجھی نہیں، وہ اپنی ذات وصفات اور اپنے اختیارات وتصرفات میں وحدہ لاشریک ہے مولانا حافظ محمد طارق عزیز میر محمدی نے کہا کہ وطن عزیز جسے لا الہ الا اللہ کی بالادستی ونفاذ کے لیے حاصل کیا گیا تھا وہ آج شرک کی آماجگاہ بن چکا ہے جبکہ پاکستان کے باسیوں کو تو پوری دنیا میں توحید کے علمبردار ہونا چاہیے تھا اور اگر ایسا نہیں تو اہل توحید شتر بے مہار زندگی گزارنے کی بجائے ذمہ دارانہ طرز عمل اختیار کریں۔

[منجانب: تحریک دعوت توحید میر محمد]

الاستفتاء

حضرت سلمان فارسیؓ کی آزادی کی کہانی اُنھی کی زبانی

حافظ عبدالوہاب روپڑی

سوال: گزارش یہ ہے کہ ملتان سے ایک مولانا صاحب گفتگو فرما رہے تھے کہ جناب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ جو ایک یہودی کی غلامی میں تھے ان کی رہائی کا قصہ کچھ یوں ہے: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ایک یہودی کے غلام تھے۔ ان کی آزادی کے لیے اس یہودی نے یہ شرط رکھی کہ ایک کلو سونا اور دو کلو چاندی اور ایک سو کھجور کا باغ فدیہ میں دے دیں تو وہ انھیں آزاد کرے گا۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یہودی نے ان کی رہائی کے لیے مندرجہ بالا شرط رکھی ہے اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صحابیؓ نے انڈا پیش کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے لپیٹ لیں اس کے بعد دو کلو ریت لی اور سلمان فارسی رضی اللہ سے فرمایا اسے لپیٹ لیں اس پر وہ دو کلو چاندی بن گئی اس طرح آپ نے فرمایا کہ کھجوروں کی 100 گٹھلیاں لائی جائیں وہ بودی گئیں اس طرح 100 کھجوروں کا باغ بن گیا۔ اس پر یہودی بہت شرمندہ ہوا اور ہر چیز واپس کردی اور مسلمان ہو گیا؟ مہربانی فرما کر قرآن وحدیث کی روشنی میں اس مسئلہ کی وضاحت فرمادیں۔

سائل: ریاض احمد

الجواب بعون الوہاب: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کس مذہب سے تعلق رکھتے تھے اور کس طرح وہ مدینہ منورہ پہنچے اور کس طرح وہ باشرف اسلام ہوئے خود اُن کی زبانی اختصار کے ساتھ پڑھیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے خود بیان کیا کہ میں فارسی النسل اصبہان کے قریب جیؔ نام بستی کا رہنے والا تھا، میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے محبت کرتا اور زیادہ گھر میں ہی رہتا تھا۔ جب مجوسی آگ کی عبادت کرتے تھے میں بھی ان کے ساتھ شریک ہوتا۔

ایک دن میں نصاریٰ کے گرجا گھر کے قریب سے گزرا تو ان کو نماز پڑھتے پایا اس چیز نے مجھے بڑا متاثر کیا تو میں نے ان سے اس دین کے اصل کے متعلق سوال کیا انھوں نے اس کا اصل ملک شام میں بتلایا، وہاں نصاریٰ کا ایک قافلہ ملک شام سے بغرض تجارت آیا ہوا تھا میں ان کے ساتھ ملک شام چلا گیا۔ وہاں میں ان کے سب سے بڑے عالم کی خدمت کرتا رہا اور وہ عالم لوگوں کو صدقہ کرنے کی ترغیب دیتا اور لوگ اسے صدقہ دے کر جاتے تو وہ اسے فقراء میں تقسیم کرنے کی بجائے اپنے پاس جمع کر لیتا جب وہ فوت ہوا تو میں نے اسے دفن کرنے والوں کو صدقہ کی جمع شدہ مال کی خبر دی، انھوں نے وہ خزانہ نکالا اور اسے دفن کرنے کی بجائے سولی پر لٹکایا اور پتھروں سے رجم کیا۔ پھر اس کی جگہ ایک ایسے آدمی نے لی جس نے کبھی نماز نہیں پڑھی تھی، جب وہ فوت ہونے لگا اُس نے مجھے موصل میں ایک آدمی کے پاس بھیج دیا۔ اسی طرح اُس نے بھی وفات کے وقت مجھے نصیبین میں ایک آدمی کے پاس جانے کا حکم دیا میں اس کے پاس چلا گیا اور اس کی وفات کے بعد میں صاحب عموریہ کو اپنے حالات کی خبر دی، میں اس کے ہاں ٹھہرا اور وہاں میں نے کچھ گائے اور بکریاں کمائیں۔ اس نے وفات کے وقت مجھے کہا یثرب مدینہ منورہ میں ایک نبی دین ابراہیم لے کر مبعوث ہونے والے ہیں ان کی علامات سے ہے کہ وہ صدقہ نہیں کھاتے بلکہ ہدیہ قبول کرتے ہیں اور ان کے دو کندھوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی اگر تو وہاں جاسکے تو تیرے لیے بہتر ہوگا۔ بنو کلب کا ایک تجارتی قافلہ یثرب (مدینہ منورہ) جارہا تھا میں نے ان کو عرض کی کہ اگر آپ مجھے یثرب پہنچادیں تو اس کے عوض یہ گائیں اور بکریاں دوں گا جب وہ وادیٔ قریٰ سے آئے انھوں نے مجھے یہود کے پاس فروخت کردیا۔ پھر بنو قریظہ کے ایک

آدمی نے مجھے اُس سے خرید لیا۔ اس طرح میں بنو قریظہ میں غلام بن کر مدینہ منورہ پہنچ گیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے بستی قباء میں تشریف لائے تو میں آپ کی زیارت کے لیے کچھ صدقہ لے کر حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو صدقہ کھانے کا حکم دیا۔ جب آپ مدینہ منورہ پہنچے تو میں نے آپ کی خدمت اقدس میں ہدیہ پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خود بھی کھایا اور صحابہ کو بھی کھلایا۔ پھر میں نے بقیع الغرقد میں آپ کی مہر نبوت کی زیارت کی۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غلامی کے سبب میں غزوۂ بدر اور اُحد میں شریک نہ ہو سکا جس کا مجھے بہت صدمہ تھا۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے مالک کے مکاتبت ''آزادی کا معاہدہ'' کرنے کا حکم دیا۔ میرا یہ معاہدہ تین سو کھجور کے درخت اور چالیس اوقیہ سونا کے عوض طے پایا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس معاہدہ کی خبر دی گئی تو آپ نے صحابہ کرام کو کھجوروں کے پودے لانے کا حکم دیا۔ جب تین سو پودے جمع ہو گئے تو آپ نے ہمیں گڑھے نکالنے کا حکم دیا جب ہم اس عمل سے فارغ ہوئے تو آپ تشریف لائے تو آپ نے ہر پودے کو اپنے دست مبارک سے زمین میں بو دیا وہ سب پودے درخت بن گئے ان میں سے کوئی بھی ضائع نہ ہوا

بعض غزوات سے آپ کے پاس مرغی کے انڈے کے برابر سونا آیا آپ نے وہ سونا مجھے عطا کیا اور مجھے اپنے مالک کو ادا کرنے کا حکم دیا میں نے جب حکم رسول کے مطابق وہ سونا اپنے مالک کو دیا اس کا وزن کیا گیا تو وہ چالیس اوقیہ ہوا میں آزاد ہو گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ خندق میں شریک ہوا۔ [موسوعة الحديثية مسند امام احمد ج 39 ص 140-147 رقم الحديث: 23737 صور من حياة الانبياء والصحابة والتابعين ج 1 ص 598-602]

یہ وہ واقعہ ہے جو خود حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے ابن عباسؓ سے بیان فرمایا ہے۔ اس سے قارئین کرام کے سامنے کھل کر حقیقت بیان ہو گئی ہے۔

ضرورت برائے خادم

علوم اسلامیہ کی عظیم دینی درسگاہ ''جامعہ اہلحدیث لاہور'' میں ایک عدد خادم کی ضرورت ہے۔ معاوضہ حسب لیاقت دیا جائے گا خواہش مند حضرات رابطہ کریں۔

[منجانب: قاری فیاض احمد 0300-4167882]

دعائے صحت کی پُرزور اپیل

جماعت اہل حدیث پاکستان کے نائب امیر مولانا محمد شریف حصاروی اور پروفیسر میاں عبدالمجید ناظم اعلیٰ جماعت اہلحدیث پاکستان کے جواں سالہ بھانجے مولانا عبدالرحیم کا کراچی میں ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔ ڈاکٹروں نے ایک ٹانگ مکمل طور پر کاٹ دی ہے اور سر میں بھی شدید چوٹیں لگی ہیں۔ تمام قارئین کرام تہہ دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو جلد از جلد صحت یاب فرمائے۔ آمین

[ادارہ]

پریس ریلیز

گوجرانوالہ ( ) ہمارے تمام مسائل کا واحد حل اتحاد امت ہے فرقہ واریت ختم کئے بنا ملکی سلامتی ممکن نہیں۔ ان خیالات کا اظہار جماعت اہلحدیث پاکستان کے ناظم امور خارجہ مولانا حافظ عبدالوہاب روپڑی نے مرکز ابن حنبل ''ایمن آباد روڈ میں خطبہ جمعہ کے عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ وطن عزیز میں اس وقت خانہ جنگی کی صورت حال اختیار ہو چکی ہے معاشی کمزوری، فسادات اور قتل و غارت جیسے واقعات کی بنیادی وجہ دین اسلام سے دوری ہے پاکستان کی بقاء کے لئے ہمیں سماجی و فروعی اختلافات مٹا کے متحد ہونے کی ضرورت ہے بعد ازاں صوبائی امیر میاں محمد سلیم شاہد اور ناظم اعلیٰ مولانا محمد سلیمان شاکر سے ملاقات کے دوران حافظ صاحب نے کارکنان سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ معاشرے میں قیام امن کے لئے وہ اپنا مثبت کردار ادا کریں۔

[حافظ عبدالقدیر بٹ سیکرٹری اطلاعات جماعت اہلحدیث پنجاب]

تفسیر سورۃ الانعام

حافظ عبدالوہاب روپڑی (فاضل ام القریٰ مکہ مکرمہ) (قسط نمبر 32)

﴿وَقَالُوا هَٰذِهِ أَنْعَامٌ وَحَرْثٌ حِجْرٌ لَا يَطْعَمُهَا إِلَّا مَنْ نَشَاءُ بِزَعْمِهِمْ وَأَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُورُهَا وَأَنْعَامٌ لَا يَذْكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا افْتِرَاءً عَلَيْهِ ۚ سَيَجْزِيهِمْ بِمَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ وَقَالُوا مَا فِي بُطُونِ هَٰذِهِ الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِذُكُورِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلَىٰ أَزْوَاجِنَا ۖ وَإِنْ يَكُنْ مَيْتَةً فَهُمْ فِيهِ شُرَكَاءُ ۚ سَيَجْزِيهِمْ وَصْفَهُمْ ۚ إِنَّهُ حَكِيمٌ عَلِيمٌ ۝ قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللَّهُ افْتِرَاءً عَلَى اللَّهِ ۚ قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ۝﴾ اور انھوں نے کہا یہ چوپائے اور کھیتی ممنوع ہے انھیں صرف وہی کھائے گا جسے ہم چاہیں گے ان کے خیال کے مطابق کچھ اور چوپائے ہیں جن کی پیٹھیں حرام کی گئی ہیں اور کچھ چوپائے ہیں جن پر وہ اللہ کا نام نہیں لیتے اس پر جھوٹ باندھتے ہیں، عنقریب وہ (اللہ) انھیں ان کے جھوٹ باندھنے کی سزا دے گا (۱۳۸) اور انھوں نے کہا جو ان چوپاؤں کے پیٹ میں ہے وہ خالص ہمارے مردوں کے لیے ہے اور ہماری بیویوں پر حرام کیا گیا ہے اور اگر وہ مردہ ہو تو وہ سب اس میں شریک ہیں، عنقریب وہ انھیں ان کے کہنے کی جزا دے گا یقیناً وہ کمال حکمت والا سب کچھ جاننے والا ہے (۱۳۹) بیشک اُن لوگوں نے نقصان اٹھایا جنھوں نے اپنی اولاد کو بے وقوفی سے کچھ علم رکھے بغیر قتل کیا اور اللہ تعالیٰ نے انھیں جو کچھ دیا تھا اسے اللہ پر جھوٹ باندھتے ہوئے حرام ٹھہرا لیا یقیناً وہ گمراہ ہوگئے اور ہدایت پانے والے نہ ہوئے۔ (۱۴۰)

مشکل الفاظ کے معانی:

حِجْرٌ: ممنوع

افْتِرَاءً: جھوٹ، بہتان

وَصْفَهُمْ: ان کا کہنا

سَفَهًا: بے وقوفی

قبل سے مناسبت:

سابقہ آیات میں مشرکین کی چند جاہلانہ بداعتقادیوں کا تذکرہ تھا اور ان آیات میں مشرکین کی مزید بداعتقادیوں اور شرکیہ اعمال کو بیان کر کے ان کی خوب سرزنش کی گئی ہے۔

توضیح:

﴿وَقَالُوا هَٰذِهِ أَنْعَامٌ وَحَرْثٌ حِجْرٌ لَا يَطْعَمُهَا إِلَّا مَنْ نَشَاءُ بِزَعْمِهِمْ﴾ مشرکین اور بت کدوں کے مجاوروں نے قانون سازی اور حلت وحرمت کے تمام اختیارات خود سنبھال رکھے تھے اور اپنی اختراع کو انھوں نے دین کا حصہ بنا دیا تھا۔ ان تمام حیلوں، بہانوں اور مکروفریب کا واحد مقصد مخلوق کو خالق کے حقوق کی پاسداری سے دور کرنا، اپنی برتری عوام الناس پر جمانا اور لوگوں کا مال ناحق بٹورنا تھا۔ شرکیہ اعمال کی مذمت اور مشرکین کی گمراہی پر حتمی مہر لگا کر اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو ان کے شرکیہ عقائد واعمال اور نظریات سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔

مشرکین اور ان کی مشرکانہ رسوم:

مشرکین کی شرکیہ رسومات نے ان کی اور ان کی آنے والی نسلوں کی ہلاکت میں کلیدی کردار ادا کیا، آباء کی تقلید، حق کا انکار اور معبودانِ باطلہ کی پرستش بالآخر انھیں جہنم کا مستحق بنا گئی اور مشرکین کی شرکیہ رسومات میں سے چند کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔

(۱) مشرکین اپنے مویشیوں اور کھیتی میں سے جس حصہ کی منت اپنے خودساختہ خداؤں کے نام مان لیتے تو ایسی منت اور نیاز کو مخصوص طبقہ کے لیے حلال اور مخصوص طبقہ کے لیے حرام کرتے ہوئے کہتے کہ ﴿هٰذِهٖۤ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ لَّا يَطْعَمُهَاۤ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ﴾ اس کھیتی اور مویشیوں کو صرف وہی کھا سکے گا جسے ہم چاہیں گے اور وہ اپنی چاہت کے پیش نظر درگاہوں کے مجاوروں کے لیے اس کا ایک خاطر خواہ حصہ مختص کر دیتے اور جو بچ جاتا اُسے مخصوص طبقہ ہی استعمال کر سکتا تھا۔

﴿وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا﴾

(۲) مشرکین بعض جانوروں کو بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے اور ان پر کسی قسم کا سفر کرنے کی غرض سے سوار نہ ہوتے حتیٰ کہ حج کے لیے بھی ان سواریوں پر سوار ہونا اپنے باطل خداؤں کی توہین سمجھتے تھے۔ ﴿وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ﴾

(۳) مشرکین اپنے بعض جانوروں پر سوار ہوتے وقت، دودھ دھوتے وقت، سامان لادتے وقت، ان کے بچوں کی پیدائش کے وقت اور ذبح کرتے وقت ان پر اللہ کا نام نہ لیتے اس کی وجہ یہ تھی کہ ان جانوروں کو انھوں نے بتوں کے نام پر وقف کر رکھا تھا۔ اس سے بڑھ کر یہ ظلم کرتے کہ ان شرکیہ اعمال کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرتے اور کہتے کہ اس کا حکم ہمیں اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ ﴿سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ۝﴾

مشرکین کی سرزنش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عنقریب انھیں ان کے شرکیہ اعمال کی جزا اللہ تعالیٰ ضرور دے گا اور ان کی اللہ پر افترا بازی کھل کر ان کے سامنے آجائے گی۔

﴿وَقَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰۤى اَزْوَاجِنَا وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ﴾ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس سے مراد دودھ ہے کہ اسے وہ عورتوں کے لیے حرام قرار دے دیتے تھے اور مرد اُسے پیتے تھے، بکری جب نر بچہ جنم دیتی تو اسے ذبح کرتے اور صرف وہی کھا سکتے تھے اور اگر مادہ بچہ پیدا ہوتا تو اسے چھوڑ دیتے اور ذبح نہ کرتے اور اگر وہ مردار ہوتا تو مرد اور عورتیں سب کھا لیا کرتے تھے، اس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے [طبری ج9 ص585]. مجاہد فرماتے ہیں کہ مذکورہ بالا آیت سے مراد سائبہ اور بحیرہ (بتوں کے نام پر وقف کردہ) جانور ہیں۔ [تفسیر ابن ابی حاتم ج4 ص26 رقم الحدیث:7966]

دورِ حاضر:

موجودہ دور میں بھی کچھ ایسی رسومات رائج ہو چکی ہیں مثلاً بی بی صاحبہ کی صحنک جسے سہاگن عورتیں ہی کھا سکتی ہیں مرد اور بیوہ عورتیں نہیں کھا سکتیں، یہ سب خودساختہ کفر و شرک کی باتیں ہیں ﴿سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ۝﴾ اللہ تعالیٰ انھیں نافرمانی کی ضرور سزا دیں گے حلال کو حرام اور حرام کو اپنی طرف سے حلال کرنا یہ بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور خودساختہ دین ہے۔

عالم اور آیت:

یہ آیت کریمہ اس بات کی دلیل ہے کہ ایک عالم کے لیے باطل نظریات کو جاننا بھی ضروری ہے تاکہ عالم ایسے نظریات کی تردید کر سکے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اُمت کو کفار کے باطل نظریات بتلائیں ہیں۔

﴿قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْۤا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ﴾

نزول قرآن سے قبل عرب کا معاشرہ جہالت اور گمراہی میں مبتلا تھا۔ عقائد کا بگاڑ اور جاہلانہ رسوم و رواج ان کی رگ رگ میں سرایت کر چکا تھا۔ جہالت و گمراہی کی ایسی پٹی ان کی آنکھوں پر پڑی کہ ان ظالموں نے اپنی اولاد جو کہ ان کی لخت جگر اور آنکھوں کی ٹھنڈک تھی کو قتل کرنے اور بزرگوں کے نام پر بھینٹ چڑھانے سے گریز نہ کیا۔ ان کے اسی قبیح فعل کو اللہ تعالیٰ نے ان کی کم عقلی اور بے وقوفی قرار دیا۔

قتل اولاد کی وجہ:

دورِ جاہلیت میں تین اسباب کی وجہ سے اولاد کو قتل کیا جاتا تھا۔

(۱) عار کے سبب:

دورِ جاہلیت میں عرب صرف عار کی وجہ سے اپنی بیٹیوں کو زندہ

درگور کردیا کرتے تھے کہ ان کا داماد بنے گا اور اس کے سامنے ان کی نگاہیں جھکی رہیں گی یا ہماری بیٹی دوسرے قبیلہ یا خاندان میں بیاہی گئی تو کئی مسائل پیدا ہوں گے۔

(۲) عدم توکل:

بعض لوگ صرف کھلانے کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل کردیا کرتے تھے ان کے لباس، رہائش اور خوراک کا بندوبست کہاں سے کیا جائے گا۔ اسی کم عقلی کا آج کا پڑھا لکھا معاشرہ بھی شکار بن چکا ہے جو خاندانی منصوبہ بندی کے نام پر برتھ کنٹرول، اسقاط حمل اور عورتوں اور مردوں کو بانجھ بنانے میں ہی ملکی وقوم ترقی کا متلاشی ہے۔

(۳) غیر اللہ کے نام پر منت:

دور جاہلیت میں لوگ منت مانتے کہ اگر ہمارے ہاں اتنے بیٹے ہوئے تو ہم ایک بیٹا فلاں بت کی درگاہ پر قربان کردیں گے۔ ان تمام موجوہات کو اللہ تعالیٰ نے ان کی کم عقلی اور جاہلانہ طرز عمل قرار دے کر اہل ایمان کو اس قبیح فعل سے اجتناب کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔

﴿وَحَرَّمُوا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ﴾ دور جاہلیت کی ایک بہت بڑی جہالت یہ تھی کہ لوگوں نے اللہ کی عطا کردہ حلال اشیاء کو حرام قرار دے رکھا تھا اور اس سے بڑھ کر یہ کہ اس ظلم کو اللہ کی طرف منسوب کرتے ہوئے یہ بہتان باندھتے کہ اس کا باری تعالیٰ نے انھیں حکم دے رکھا ہے ان جاہلوں کی سرزنش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝﴾ ان جاہلانہ رسوم پر عمل پیرا اور اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ اشیاء کو حرام قرار دے کر انھوں نے گمراہی اور ضلالت کو ہدایت پر ترجیح دی اور ان کا یہ فعل ان کی گمراہی اور ناکامی کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔

اخذ شدہ مسائل:

(۱) اللہ تعالیٰ نے مشرکین کی خودساختہ حرکات ذکر کرتے ہوئے فرمایا: جب یہ کھیتی اور جانوروں کے متعلق منت مان لیتے کہ یہ فلاں بت کے لیے خاص ہے اور اس کو فلاں فلاں آدمی کھا سکتا ہے (۲) جن جانوروں کو بتوں کے لیے خاص کرتے تو ان جانوروں پر مالک اور عام لوگوں کا سوار ہونا حرام سمجھتے تھے (۳) جو جانور معبودان باطلہ کے لیے وقف کرتے ان سے صرف بتوں کے مجاور ہی فائدہ اُٹھا سکتے تھے اور ان پر اللہ تعالیٰ کا نام لینا منع ہوتا۔ (۴) بتوں اور آستانوں کے نام پر وقف شدہ جانوروں کے بطن سے اگر بچہ زندہ جنم لیتا تو اس کا گوشت صرف مرد کھاتے جبکہ عورتوں پر یہ حرام قرار دیا جاتا، اگر بچہ مردہ پیدا ہوتا یا پیدا ہوتے ہی مرجاتا تو اس میں عورتیں بھی شریک ہوتیں (۵) مشرکین مکہ بے وقوفی کی بنا پر اپنی اولاد کو قتل اور اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو اپنے اوپر حرام کر لیتے۔

پانچویں سیرت الانبیاء ﷺ کانفرنس

مورخہ 14 مارچ 2014 بروز جمعۃ المبارک جامع مسجد انصاریاں اہلحدیث محلہ انصاریاں جھنگ سٹی وارڈ میں پانچویں سیرت امام الانبیاء ﷺ کانفرنس منعقد ہورہی ہے۔ جس میں حضرت مولانا داؤد ارشد حافظ عابد سلمان روپڑی، مولانا نعیم الرحمن شیخوپوری، مولانا عبدالستار راسخ ودیگر علمائے کرام خطابات ارشاد فرمائیں گے۔ نیز جمعۃ المبارک کا خطبہ مناظر اسلام، مفسر قرآن حافظ عبدالوہاب روپڑی ناظم الامور السیاسیہ جماعت اہلحدیث پاکستان ارشاد فرمائیں گے۔

[منجانب: حافظ محمد اسماعیل خطیب وانتظامیہ مسجد ہذا]

جنت میں گھر بنائیں

﴿مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ﴾

''جو اللہ کے لیے مسجد بنائے، اللہ تعالیٰ اُسکے لیے جنت میں گھر بناتا ہے''

مناواں جی روڈ لاہور کے بالکل قریب جماعت اہلحدیث اور حاجی نذیر احمد کی زیر نگرانی دو کنال کے وسیع وعریض رقبہ میں مسجد تعمیر کی جاری ہے، چھت پر لینٹر ڈالنے کے لیے بجری، ریت، سیمنٹ، سریا کی اشد ضرورت ہے۔ اہل خیر حضرات وخواتین سے خصوصی اپیل ہے کہ وہ مسجد کی تعمیرات میں دل کھول کر عطیات دیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں آپ کا حامی وناصر ہو۔ آمین

[منجانب: نعیم احمد 0321-9794129]

محدث روپڑیؒ کا ایک اور شاگرد ہم سے جدا ہو گیا

مولانا لیاقت علی باجوہ

بس بس کے گھر ہزاروں اُجڑ جاتے ہیں۔ گڑ گڑ کے علم لاکھوں اکھڑ جاتے ہیں لٹ بت ہے آج اس کی تو کل اس کی باری۔

بن بن کے یوں ہی کھیل بگڑ جاتے ہیں
گر لاکھ برس جیئے تو پھر مرنا ہے
پیمانہ عمر ایک دن بھرنا ہے
ہاں بس توشہ آخرت کو مہیا کر لے
غافل تجھے دنیا سے سفر کرنا ہے

کسی شخص کو موت سے چھٹکارا نہیں ہے، قلعہ میں ہو یا جھونپڑی میں خشکی میں ہو یا تری میں، سفر میں ہو یا حضر میں، امیر ہو یا غریب بادشاہ ہو یا فقیر کوئی بھی ہو کسی جگہ بھی ہو مقررہ وقت پر موت ضرور آئے گی۔ مگر بعض مرنے والے موت العالم موت العالم کے مصداق ہوتے ہیں۔ انھی میں سے ایک حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ کے ہونہار شاگرد نامور عالم دین شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف راجووالوی ہیں جو مورخہ 14 جنوری ۱۲ ربیع الاول ۱۴۳۵ھ بروز منگل ہم سے جدا ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جو بادہ کش تھے پرانے وہ اُٹھتے جاتے ہیں
کہیں سے آب بقاء دوام لے ساقی

زمانہ طالب علمی میں جب ہم استاد محترم حافظ عبدالمجید بمبانوالہ سے پڑھتے تھے تو حافظ صاحب اپنے اُستاد شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف راجووالوی کے اکثر واقعات سنایا کرتے تھے۔ اسی طرح ہمارے اُستاد محترم مولانا محمد ابراہیم عابد کنگن پوری بھی شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف راجووالوی کے ہی شاگرد تھے۔ مولانا عبدالکریم خود راجووال کے تھے اور اسی مدرسہ کے فارغ بھی تھے۔ اکثر اوقات اپنے اُستاد محترم کی باتیں کرتے رہتے تھے جن میں سے چند ایک یاد ہیں مثلاً

مولانا صاحب بہت ہی نرم مزاج آدمی تھے تواضع، انکسار، اخلاص کے پیکر تھے۔ ہر ایک کے ساتھ خندہ روئی اور خوش مزاجی کے ساتھ پیش آتے تھے۔ گویا بقول شورش ؎

کچھ حقائق کچھ معارف کچھ لطائف کچھ نکات
اس طرح بکھرے پڑے ہیں جیسے تاروں کی بات
ان میں کوئی زمزمہ ہے اور کوئی فریاد ہے
ہاں انھی الفاظ میں شورش کی روداد ہے

شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف اپنے تمام اساتذہ سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے لیکن حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ سے انھیں خاص اُلفت و محبت تھی۔ اکثر خوابوں میں بھی ملاقات ہو جاتی تھی جس طرح محترم مولانا محمد اسحٰق بھٹی نے قافلہ حدیث میں بھی ذکر کیا ہے۔ مولانا محمد یوسفؒ خود اتنے بڑے عالم دین ہونے کے باوجود بھی مثلاً امرتسر کے دارالعلوم تقویۃ الاسلام یعنی مدرسہ سلفیہ غزنویہ کے دوران طالب علمی میں بھی۔

1944 میں فارغ التحصیل ہونے کے بعد بھی اور تقسیم ملک کے بعد راجووال میں اپنا مدرسہ قائم کرنے کے بعد بھی ان کا ہمیشہ یہ معمول رہا کہ مطالعہ وتدریس کے دوران کوئی اُلجھن پیدا ہوتی تو صحیح بخاری اور بعض دوسری کتابوں کے ان مقامات پر نشان لگا لیتے اور پھر ان مقامات کو سمجھنے کے لیے مہینے ڈیڑھ مہینے کے بعد حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ یا حافظ محمد گوندلویؒ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور اس وقت تک وہاں رہتے جب تک نشان زدہ مقامات اچھی طرح ذہن کی گرفت میں نہ آ جاتے۔

ایک ایک کر کے ستاروں کی طرح ڈوب گئے
ہائے کیا لوگ میرے حلقہ احباب میں تھے

مولانا محمد یوسفؒ کو اپنے اساتذہ سے اتنا پیار تھا کہ جب دارالحدیث جامعہ کمالیہ کے نام سے ایک مدرسہ قائم کیا تو اس کا سنگ بنیاد رکھنے کے لیے اپنے انھی اساتذہ کو بلایا اور اس دارالحدیث کمالیہ کی بنیادی

اینٹ مفتی دوراں حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ نے رکھی تھی اور دوسری اینٹ حافظ محمد گوندلویؒ نے رکھی تھی۔ جس مدرسہ کی بنیاد اللہ کے دو ولیوں نے رکھی ہو اور چلانے والے بھی شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف راجووالویؒ اللہ کے ولی ہوں، اللہ کیوں نہ پھر اپنا فضل کرتا۔

نقوش پا تو مٹ جاتے ہیں لیکن قافلے والے
سلوک راہ نما و راہزن کو یاد رکھتے ہیں

مولانا محمد یوسفؒ کو علم حدیث سے اس حد تک محبت تھی کہ سفر میں حدیث کی کتاب کو اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ جس وقت مولانا محمد یوسفؒ نے 1962ء میں دوسرا حج (حج بدل) کیا تھا تو اس وقت بھی آپ کے پاس حدیث کی کتاب مشکوٰۃ المصابیح موجود تھی۔ خوش قسمتی سے اس بحری جہاز میں جس کا سفر آٹھ دن کا تھا۔ اپنے اُستاد محترم حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ اور مناظر اسلام حافظ عبدالقادر روپڑیؒ کا ساتھ نصیب ہو گیا اور اس حج کے سفر میں بھی اپنے استاد محترم سے خوب خوب استفادہ کیا حتی کہ کئی مرتبہ امام العصر حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ سے خواب میں بھی مسائل پوچھتے اور حافظ روپڑیؒ تفصیل کے ساتھ جواب دیتے۔ سبحان اللہ

تو اسے پیمانہ امروز و فردا سے نہ ناپ
جاوداں پیہم رواں ہر دم جواں ہے زندگی

حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ اور دوسرے اساتذہ کرامؒ کی تربیت کا ہی اثر تھا کہ 1953ء کی تحریک ختم نبوت میں مولانا راجووالویؒ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ساہیوال کی سنٹرل جیل میں قید کے دوران بھی آپ "قیدیوں کو درس قرآن و جماعت و جمعہ وعظ و تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا جس سے بہت زیادہ قیدیوں کو اللہ تعالیٰ نے دین کی سمجھ عطا فرمائی۔

گریباں چاک دیوانوں میں ہوتا تھا شمار ان کا
قضا سے کھیلتے تھے وقت کے الزام سہتے تھے

آپ کا روزانہ کا معمول یہ تھا کہ روزانہ تین پارے ضرور تلاوت کرتے۔ صبح درس قرآن اور رات کو درس حدیث ضرور دیتے تھے۔ اگر کسی کا نکاح پڑھاتے تو تحفہ کے طور پر تفسیر ستاری، حافظ عبدالستار محدث دہلویؒ اور مولانا محمد شفیع کی نماز محمدی تحفہ دیتے۔ دین کے ساتھ محبت کیوں نہ ہوتی، آپ کا سارا گھرانہ ہی دین دار تھا۔ آپ کے دادا محترم جناب حق نواز رحمہ اللہ کا انتقال سجدے کی حالت میں ہوا تھا۔ مولانا محمد یوسف راجووالویؒ کا نکاح جس نیک سیرت خاتون سے ہوا تھا اس کا حق مہر صرف یہ مقرر ہوا تھا کہ اپنی بیوی کو سورۃ نور کا ترجمہ پڑھا دیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس نیک سیرت جوڑے کو جو اولاد دی وہ ساری کی ساری دین کی خادم ہے۔

مولانا نے اپنے علاقے میں مساجد کا جال بچھا دیا ہے۔ گویا آپ نے جنت میں کافی گھر بنا لیے ہیں جیسا کہ حدیث میں آتا ہے: ((مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ)) "جو اللہ کے لیے مسجد بنائے، اللہ تعالیٰ اُسکے لیے جنت میں گھر بناتا ہے" [مسلم:533]

جو شخص اللہ کی رضا کے لیے مسجد بنائے اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا اور ایک حدیث میں ہے: ((من بنی مسجدا یصلی فیہ بنی اللہ عز وجل لہ فی الجنۃ افضل منہ)) "جس نے ایسی مسجد بنائی جس میں نماز پڑھی جاتی ہو اس کے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں اس سے بھی عالیشان گھر بناتا ہے۔" [صحیح الترغیب والترہیب]

قضا کس کو نہیں آتی یوں تو سب ہی مرتے ہیں
پر اس مرحوم کی بوئے کفن کچھ اور ہی کہتی ہے

آپ کی عمر تقریباً 95 برس تھی اور 25 مرتبہ صحیح البخاری طلباء کو پڑھانے کی سعادت حاصل کی۔ آپ کے شاگرد ملک و بیرون ملک دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ 12 ربیع الاول 1435ء کو یہ کہہ کر ہم سے جدا ہو گئے

بدن کی خاک اور آنکھوں کا پانی چھوڑ جاؤں گا
میں دریا ہوں بہاؤ میں روانی چھوڑ جاؤں گا
مجھے معلوم ہے آخر کسی دن تیری دنیا سے
چلا جاؤں گا پر اپنی کہانی چھوڑ جاؤں گا
میں خود کو منتقل کردوں گا آنے والی نسلوں میں
میں اپنے بچوں میں اپنی جوانی چھوڑ جاؤں گا
میرے الفاظ زندہ ہیں انھیں زندہ ہی رہنا ہے
میں فانی ہو کے نقش غیر فانی چھوڑ جاؤں گا

نوٹ: شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف راجووالویؒ کے مکمل حالات محترم مولانا محمد اسحٰق بھٹی کی کتاب "قافلہ حدیث" میں دیکھے جاسکتے ہیں۔

☆......☆......☆

اقوام متحدہ غلامی کی زنجیر

عطاء محمد جنجوعہ

قسط نمبر 2 آخری

تاریخ کے اس نازک دور میں مشائخ عظام اور علمائے کرام نے آسمان کے سائے تلے اور زمین کے فرش پر بیٹھ کر قال اللہ وقال رسول اللہ کی شمع بھی روشن رکھی اور دوسری طرف آزادی کی خاطر ان سامراجی طاقتوں کے خلاف برسر پیکار رہے (اللہ تعالیٰ ان کی قبروں کو اپنے نور سے منور فرمائے) جب مقامی آبادی کا آزادی کا مطالبہ شدت اختیار کر گیا تو حکام طبقہ نے جدید تعلیم یافتگان کو اختیار سونپ دیا۔

خلافت اسلامیہ کو چھوٹی چھوٹی ریاستوں کی صورت میں آزاد کر دیا۔ ان نو آزاد مسلم ریاستوں کو اقوام متحدہ کی زنجیروں میں جکڑ دیا۔ عیسائی اقوام کو مسلمان آبادی کو کنٹرول کرنے کے لیے مقامی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ آج اقوام متحدہ کی آڑ میں ان پر پہلے سے زیادہ گرفت قائم ہے جو امریکہ کی لونڈی ہے۔ امریکہ کی تمام پالیسیاں یہودی وضع کرتے ہیں اب اقوام متحدہ کے روپ میں ملت اسلامیہ کو یہودیت کے زیر سایہ کر دیا گیا ہے۔ جہاد افغانستان میں کمیونزم کا بت پاش پاش ہو گیا تو اقوام متحدہ کے پانچ غاصبوں نے اسلام کو اپنا ہدف بنایا۔ (چین نے بھارت سے سرحدی سمجھوتہ کر لیا۔ دوسری طرف اسرائیل سے بھی فوجی تکنیکی مہارت سے استفادہ کرنے کا معاہدہ ہو چکا ہے) امریکہ اس وقت استحصالی طبقات کی پوری دنیا میں نمائندگی کر رہا ہے۔ انسانی حقوق، آزادی نسواں اور جمہوری اصولوں کی بنا پر پوری دنیا میں مسلمانوں کے خلاف سرد جنگ کا سرغنہ ہے مذکورہ بالا مذموم مقاصد کے علاوہ ان کے جدید حربے یہ ہیں:

(۱) مسلمان ممالک کے اندر مختلف جماعتوں کی قیادت میں داخل ہو کر ان میں اپنے آلہ کار بنانا ہے پھر ان کٹھ پتلی حکومتوں کے ذریعے اسلام کو غلط رنگ دینے کے علاوہ ایسے پُرفریب فعل کرنا جن سے اسلام کی رسوائی اور بدنامی ہو (۲) مسلم و غیر مسلم دانشوروں کی خدمات حاصل کر کے ساری دنیا کے مذاہب کو آپس میں گڈمڈ کر کے اس دنیا کو سیکولر دنیا میں تبدیل کرنا۔ اس مذہبی سیاسی رواداری کے لبادے میں ان کو ایک سیاسی جمہوری ڈھانچہ دینا (۳) پسماندہ اقوام کو غیر پیداواری صورتوں مثلاً (بہبود آبادی) میں سودی قرضے دے کر معاشی طور پر کمزور کرنا پھر ان ملکوں کی ثقافت اور تعلیم کو سیکولر رُخ پر تبدیل کرنا (۴) سرمایہ کاری اور آزادانہ تجارت کو فروغ دینا (۵) آزادی نسواں کے نام پر مسلمانوں کو اسلام سے دور کرنا۔ قاہرہ کانفرنس اور بیجنگ کانفرنس میں پاس شدہ قراردادیں اس کا بین ثبوت ہیں۔

(۶) اقوام متحدہ کو ہر سیاسی کش مکش میں استعمال کرنا اور مختلف ممالک میں اقوام متحدہ کی چھتری تلے امریکی فوج کو داخل کرنا۔ دوسرے ممالک کے معاملات میں مداخلت اور بلاواسطہ وہاں کی حکومتوں کی تبدیلی ان اقدامات میں شامل کرنا۔ (جیسا کہ بوسنیا میں امریکی فوج داخل ہو گئی ہے)

(۷) اسلام کو دہشت گردی کا نام دے کر دوسرے ملکوں میں بدنام کرنا۔

اسلام امن و سکون کا داعی ہے۔ یورپ و امریکہ میں خاندانی نظام درہم برہم ہو چکا ہے۔ ان میں باہمی اخوت و محبت کا رشتہ ختم ہو گیا ہے وہ سکون قلب کے متلاشی ہیں۔ ان میں تبلیغی وفود کی محنت سے اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے۔ یورپ اور امریکہ اسلام کی روز افزوں ترقی سے سخت خائف ہے۔ وہ دنیا بھر میں دہشت گردی کی وارداتیں خود کرتا ہے۔ پھر ان کو مسلمانوں کی طرف منسوب کر کے اسلام کو بدنام کر رہا ہے۔ 1989ء سے اب تک امریکہ میں دہشت گردی کے 33 واقعات ہوئے ہیں اور ان میں سے 32 واقعات میں مقامی افراد پائے گئے۔ دراصل امریکہ دہشت گردی کر کے مسلم تنظیموں کے فنڈ منجمد کر رہا ہے تاکہ اسلام کی اشاعت رُک جائے۔ جبکہ یہودیوں کی بے شمار تنظیمیں جن کی دہشت گردی مسلمہ ہے۔ ان کے خلاف کوئی کاروائی نہیں کی گئی بلکہ ان سے چشم پوشی کر لی۔

تیسری دنیا کے ممالک کے سربراہوں کا فرض ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے اجلاس میں بہانگ دہل آواز اٹھائیں کہ: (۱) امریکہ اپنے وفاق میں شامل ریاستوں کو آزاد کردے یا ون ووٹ فارون کنٹری (ONE VOTE FOR ONE COUNTRY) کی بنیاد پر اقوام متحدہ کے فیصلے کثرت رائے پر ہوں (۲) امریکہ اور یورپین ممالک اپنے ملکوں میں دفاعی وجوہری ہتھیاروں کے پلانٹوں کو سیل کردیں۔ بصورت دیگر کسی ملک کو دفاعی صنعت میں خود کفیل ہونے کی پاداش میں دہشت گرد نہ کہا جائے اور نہ ہی اسکے خلاف اقتصادی پابندیاں عائد کی جائیں (۳) مذہبی رواداری کا نعرہ ترک کردے یا یورپ وامریکہ میں اسلامی تشخص اپنانے والے پر کسی قسم کی پابندی عائد نہ کی جائے (۴) ایٹمی دھماکہ اگر مستقل ممبر بننے کے لیے ضروری ہے تو مسلمانوں اور دیگر پسماندہ اقوام پر ایٹمی توانائی کے حصول میں دیوار چین حائل نہ کی جائے۔ آخر میں ہفت روزہ "تکبیر" لاہور میں شائع ہونے والی رپورٹ کا اقتباس پیش خدمت ہے: "دوسری جنگ عظیم کے بعد 2 کروڑ 20 لاکھ سے زائد افراد ہلاک کیے جاچکے ہیں۔ جن میں 84 فیصد سویلین تھے جبکہ جنگوں کے نتیجے میں بے گھر ہونے والوں کی تعداد 4 کروڑ 20 لاکھ تھی۔ جنگوں میں لقمہ اجل بننے والوں اور مہاجرت کی زندگی پر مجبور ہونے والوں میں سب سے زیادہ تعداد مسلمانوں کی ہے۔" یہ سب کچھ مجلس اقوام متحدہ کی موجودگی میں ہوا جو امن عالم کے لیے قائم کی گئی تھی۔ (۵) ایسی اقوام متحدہ جو صلیبیوں کے حقوق کی نگہبان ہو، جس کے پالیسی ساز یہودی ہوں، اسلام اور مسلمانوں کو ٹھیس پہنچانا جس کا وطیرہ ہو، ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلامی ممالک اقوام متحدہ سے قطع تعلق کرلیں۔ گھاگھ دشمن امریکہ ہمیں ہڑپ کرنے کے لیے بہانوں کا متلاشی ہے۔ ہم مسلمانوں کو اس وقت مذہبی وسیاسی اتحاد کی اشد ضرورت ہے۔ حدیث نبویؐ کے مطابق ہر مومن دوسرے مومن کے لیے ایک دیوار کی مانند ہے۔ جس کا ہر حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے۔ [بخاری ومسلم]

چند برس سے اسلامی ملکوں میں اسلامی بیداری کا عمل تیز تر ہوگیا ہے۔ ایک طرف تبلیغی وفود دنیا کے دور دراز علاقوں میں جاکر عملی دعوت کا نمونہ پیش کررہے ہیں۔ اس سے غیر مسلم لوگ جو مغربی تہذیب وتمدن سے بیزار ہوچکے ہیں۔ اسلام قبول کرکے سکون قلب کی دولت سے مالا مال ہو رہے ہیں۔ دوسری طرف مغربی مفکرین سوچنے پر مجبور ہوگئے ہیں کہ اسلامی حدود وتعزیرات پر عمل کئے بغیر چوری، ڈکیتی، زنا اور قتل وغارت پر قابو نہیں پایا جاسکتا۔ مختلف اسلامی ملکوں میں امارت اسلامیہ کے قیام کیلئے پرامن جدوجہد جاری ہے۔ جن سے مغربی دنیا بالخصوص امریکہ خائف ہے مسلم حکمران طبقہ اپنے آقا (امریکہ) کی آشیرباد حاصل کرنے کے لیے ان پر مقدمات بنا کر کال کوٹھڑیوں میں بند کررہا ہے لیکن وہ دعوت عزیمت کا پرچم بلند کیے ہوئے ہیں۔ وہ دن دور نہیں جب اسلامی ممالک میں اسلامی قانون کی حکمرانی ہوگی (ان شاء اللہ) جب ہر اسلامی ریاست میں امارت اسلامیہ قائم ہوگی تو اسلامی امارت مل کر خلافت علی منھاج النبوۃ کے قیام کے لیے علامہ محمد اقبال کے خواب کی تعبیر کو سچ کر دکھائیں گی۔ جمال الدین افغانی، مفتی محمد عبدہ اور شاہ فیصل شہید کی سرگرمیوں کی عملی پیش رفت ہوگی۔

(ان شاء اللہ)

درس حدیث

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہنم میں انسانوں کی اکثریت کے دخول کا سبب بھی دو چیزیں بتلائی ہیں منہ یعنی زبان اور شرم گاہ۔ انسانی زندگی میں سب سے اہم کردار زبان کا ہے اس کی حفاظت کی وجہ سے انسان بڑی بڑی مصیبتوں سے محفوظ رہتا ہے۔ بسااوقات اس کی معمولی کوتاہی انسان کی ہلاکت کا سبب بنتی ہے اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بعض لوگ چرب زبانی کی وجہ سے منہ کے بل جہنم میں داخل کیے جائیں گے [ترمذی رقم الحدیث: 2616] بدکلامی اور بدزبانی کو آپؐ نے اس (زبان) کا زنا بھی قرار دیا ہے اسی بدزبانی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منافق کی صفت بتلایا ہے۔ آخر میں شرمگاہ کی حفاظت نہ کرنے کو دخول جہنم کا سبب بتلایا ہے کیونکہ اسلام کا بنیادی مقصد حصول امن تھا، اگر زبان اور شرمگاہ کی حفاظت نہ ہو تو اسلام کے بنیادی مقصد کا حصول ممکن نہیں ہوتا کیونکہ یہ دونوں چیزیں قتل وغارت اور فتنہ وفساد کا سبب بنتی ہیں اسی لیے سورت مومنون کے شروع میں مومنوں کی صفات کا ذکر کرتے ہوئے زبان اور شرمگاہ کی حفاظت کو اہل ایمان کی صفات میں شامل کیا ہے۔

مسئلہ نکاح وطلاق

محمد احسان الحق شاہ ہاشمی قسط نمبر 1

نکاح کی تعریف:

کسی بھی مذہب میں معروف طریقے سے ایک عورت اور مرد کا سلسلۂ ازدواج میں منسلک ہونے کا نام نکاح ہے اور نکاح کی درج ذیل شرائط ہیں: (۱) اسلام (۲) عورت کے لئے ولی کا ہونا (۳) گواہوں کا ہونا (۴) حق مہر جبکہ مہر کی کوئی مقدار مقرر نہیں۔

قرآن مجید میں ہے: ﴿علی الموسع قدرہ وعلی المقتر قدرہ متاعا بالمعروف﴾ "حسب رواج مالدار پر اس کی حیثیت سے اور نادار پر اس کی حیثیت سے" اور فرمایا: ﴿وان آتیتم احدٰھن قنطارا فلا تاخذوا منہ شیا﴾ "اگر تم نے انہیں خزانہ بھی دیا ہو تو اس میں سے کچھ نہ لو" مہر کی ادائیگی فرض ہے، اس معاملہ میں بدنیتی کبیرہ گناہ ہے (۵) بلا جبر و اکراہ عورت اور مرد کا ایجاب و قبول کرنا۔ (باکرہ عورت کی خاموشی ہی رضامندی ہے)

مقاصد نکاح:

(۱) انسان کی جبلی ضروریات اور بقائے نسل کی خاطر اللہ نے انسانوں اور جنات میں نکاح کا نظام متعارف کرایا۔ اگر غور کیا جائے تو غیر ذوالعقول مخلوق میں بھی کسی حد تک نکاح اور شادی کا التزام نظر آتا ہے۔

(۲) حسب ونسب کے تحفظ کیلئے نکاح کو کلیدی حیثیت حاصل ہے۔ نکاح کے بعد زوجین میں ایک ایسا رشتہ طے پاتا ہے جس میں کسی تیسرے کو مداخلت کی اجازت نہیں ہوتی۔ میاں بیوی ایک دوسرے کی عزت و آبرو کے محافظ ہوتے ہیں، ان میں اگر کوئی اپنے جیون ساتھی کو چھوڑ کر ادھر ادھر جائے تو اس کی سزا رجم یعنی پتھروں سے مار دینا ہے، یہ کوئی معمولی سزا نہیں دنیا کے ہر مذہب بلکہ غیر مذہبی دنیا میں بھی اسے نہ صرف بدکاری اور بے غیرتی کا نام دیا جاتا ہے بلکہ اس جرم کے مرتکب کے لئے سخت اور گھناؤنی سزائیں مقرر ہیں۔ اس لئے کہ اپنی حدود سے تجاوز کرنے والے حیوانوں سے بھی گئے گزرے ہوتے ہیں کیونکہ کوئی حیوان مادہ بھی جب ایک مرتبہ کسی نر سے بیاہ جائے تو اس بریڈنگ سیزن میں وہ اسی کی ہو کر رہتی ہے اور کسی غیر کو اپنے قریب نہیں پھٹکنے دیتی۔

(۳) نفسانی خواہشات کا علاج: انسان میں خواہشات کا عنصر بھی موجود ہے لیکن اس کا خالق اسے حیوانوں سے ممتاز رکھتے ہوئے ایک خاص طریقۂ حیات عطا کرتا ہے تا کہ وہ انسان اپنی خواہشات بطریق احسن پورا کر سکے اسے اس کے جیون ساتھی کا علم ہو، ان کا یہ باہمی تعلق وقتی نہ ہو بلکہ تا حیات ہو، انہیں اپنے ماں باپ کا علم، اولاد کا پتہ ہو، رشتہ دار معلوم ہوں، برادری کے ساتھ تعلقات استوار ہوں اور وہ زندگی کی آخری رمق تک ان تعلقات کا پاس بھی رکھیں جو اس کسوٹی پر پورا اترا تو وہ روز قیامت اپنے اہل وعیال کے ساتھ بہشت بریں میں عیش وآرام پائے گا۔ قرآن مجید میں ہے:

(1) ﴿واما من اوتی کتابہ بیمینہ ٥ فسوف یحاسب حسابا یسیرا ٥ وینقلب الی اھلہ مسرورا ٥﴾ "جسے دائیں ہاتھ میں اعمالنامہ دیا گیا تو اس کا حساب آسان ہوگا اور وہ اپنے اہل خانہ کی طرف خوش خوش لوٹ کر جائے گا۔" [الانشقاق: 9-8-7]

(2) ﴿الذین آمنوا واتبعتھم ذریتھم بایمان الحقنا بھم ذریتھم﴾ "جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ان کی پیروی کی ہم انہیں ان کی اولاد ملا دیں گے۔" [الطور: 21]

معیار انتخاب:

مختلف اقوام و مذاہب میں نکاح کے لئے جوڑے کے انتخاب

کے مختلف معیار عام دنیا میں مختلف لوگ مختلف معیار ہیں۔ کوئی مال و دولت کو ترجیح دیتے ہیں تو کوئی خاندانی حسب نسب کو اکثر ظاہری حسن پر مرتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں پر عقیدہ توحید کو ترجیح دیتے ہوئے فرمایا: ﴿ولا تنکحوا المشرکٰت حتیٰ یؤمن ولامۃ مؤمنۃ خیر من مشرکۃ ولو اعجبتکم، ولا تنکحوا المشرکین حتیٰ یؤمنوا و لعبد مؤمن خیر من مشرک و لو اعجبکم﴾ ''اور نہ نکاح کرنا مشرک عورتوں سے، ایک ایسی مشرک عورت جو تمہارے دل کو بھاتی ہو اس سے تو ایک مومنہ لونڈی بہتر ہے، اور نہ نکاح کرنا (عورتوں کا) کسی مشرک مرد سے، مشرک مرد سے تو ایک مومن غلام ہی بہتر ہے خواہ وہ (مشرک) تمہیں کتنا ہی پسند کیوں نہ ہو۔'' [البقرۃ:221]

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے عام انسانی سوچ سے آگاہ کرتے ہوئے نصیحت فرمائی: ((تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَ لِدِينِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ)) ''عورت سے نکاح چار چیزوں کی بنیاد پر کیا جاتا ہے، اس کے مال کی وجہ سے اور اس کے حسب نسب کی وجہ سے اور اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اور دینداری کی وجہ سے، تو دیندار عورت سے نکاح کرکے کامیابی حاصل کرو، اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں گے۔''

ذات پات کا بت:

اللہ سب انسانوں کا خالق ہے۔ شکل وصورت اور مال و زر سے نوازنا اس کے اختیار میں ہے، اس لئے اس کے ہاں ان چیزوں کی بجائے عقیدہ و عمل کی پاکیزگی کو فوقیت اور اہمیت حاصل ہے لہٰذا اللہ نے ذات پات کا بت توڑتے ہوئے فرمایا: ﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ﴾ ''تم میں سے زیادہ متقی اللہ کے ہاں زیادہ معزز ہے۔''

ناطق وحی محمد رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: دنیا کی بہترین نعمت اچھی بیوی ہے، آنحضرت ﷺ نے قابلِ رشک بیوی کی تعریف یہ بیان فرمائی کہ جب اس کا خاوند گھر آئے تو اسے دیکھ کر خوش ہو جائے، ظاہر ہے کہ ان چیزوں کا تعلق حسب نسب سے نہیں بلکہ بنیادی تربیت سے ہے،

اگر حسب نسب اور خاندانی شرف کی کوئی وقعت ہوتی تو ابولہب کو دوزخ کا سرٹیفکیٹ نہ ملتا، حالتِ کفر پر مرنے والے قیصر روم اور خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلال حبشیؓ میں موازنہ کرتے ہوئے اقبال نے کہا:

''رومی فنا ہوا حبشی کو دوام ہے''

اللہ تعالیٰ نے قریب سے قریب تر خونی رشتوں کو حرام قرار دیا، اس میں کئی حکمتیں پنہاں ہیں۔ جیسا کہ اہل طب نے بھی ثابت کر دیا ہے کہ ایک ہی خاندان میں قریب سے قریب رشتہ داروں میں رشتہ ازواج سے گریز ضروری ہے۔ اسلام میں بعض رشتے محرم ہیں، وہ وہی رشتے ہیں جو سب سے زیادہ خونی قربت رکھتے ہیں۔ بعض مذاہب میں اور بھی زیادہ سختی پائی جاتی ہے۔ دراصل مذہب مختلف انسانی گروہوں کو آپس میں گھل مل کر رہنے اور باہم خونی رشتوں میں پروئے جانے کا درس دیتا ہے۔

خطبہ نکاح

نکاح دراصل معروف طریقے پر اللہ اور اس کے رسول کے احکام اور شرائط کے تحت ایجاب وقبول کا نام ہے۔ ان مواقع پر رسالت مآب ﷺ خطبہ بھی ارشاد فرمایا کرتے تھے جو کتب حدیث کی زینت ہے۔ اس موقع پر آپ ﷺ زیادہ تر تقویٰ پر زور دیتے، سچائی اور صاف گوئی کا درس دیتے ہوئے قرآن مجید کی یہ آیت مبارکہ تلاوت فرماتے: ﴿یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ و قولوا قولا سدیدا، یصلح لکم اعمالکم و یغفر لکم ذنوبکم و من یطع اللہ و رسولہ فقد فاز فوزاً عظیما﴾ ''اے اہل ایمان اللہ سے ڈرتے رہنا اور ہمیشہ سیدھی بات کرنا (اس طرح) وہ (اللہ) تمہارے تمام کام سنوار دے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کی تو وہ بہت بڑی کامیابی سے ہمکنار ہو گیا۔ عموماً غلط فہمیاں جھوٹ اور کتمان حق سے جنم لیتی اور پھیلتی ہیں اور ایک مرتبہ غلط فہمیاں جنم لے لیں تو مٹائے نہیں مٹتیں۔ مذکورہ آیت میں یہ سبق دیا گیا ہے کہ اگر زوجین آپس میں صاف گوئی سے کام لیتے رہیں گے تو ان کے حالات ٹھیک رہیں گے۔

سورہ کہف میں حضرت موسیٰ اور خضر علیہم السلام کے واقعہ میں

ایک اہم نکتہ ہے، دورانِ سفر انہوں نے ایک بستی میں ایسی دیوار دیکھی جو گرنے والی تھی۔ حضرت خضر کے ایما پر اسے گرا کر دوبارہ تعمیر کر دیا گیا۔ اس سفر میں پیش آمدہ حالات کی تفصیل بتاتے ہوئے حضرت خضر علیہ السلام نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو دیوار کے بارے میں آگاہ کرتے ہوئے فرمایا: ﴿فاما لجدار فکان لغلمین یتیمین و تحته کنزلهما و کان ابوهما صالحا فاراد ربک ان یبلغا اشدهما و یستخرجا کنزهما رحمة من ربک﴾ ''وہ دیوار دو یتیموں کی تھی جس کے نیچے خزانہ دفن تھا اور ان کا والد نیک تھا سو تیرے رب نے چاہا کہ وہ جوان ہو کر وہ خزانہ نکالیں، یہ تیرے رب کی مہربانی تھی۔''

آیت مذکورہ میں بتلایا گیا ہے کہ نیک لوگوں کے اموال و اسبابِ زندگانی کی حفاظت اللہ خود فرماتا ہے، ان یتیم بچوں کا والد نیک انسان تھا اس لیے اللہ نے اس کے مرنے کے بعد بھی اس کے اثاثہ جات کی حفاظت کا غیبی بندوبست فرمایا۔ سو نو بیاہتا جوڑوں کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ اگر وہ اپنے متاعِ دنیوی کی حفاظت چاہتے ہیں تو نیک راہیں منتخب اور اختیار فرمائیں۔

مسئلہ طلاق

(مذہبی اخلاقی اور معاشرتی آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے کئی باتیں اشارۃً و کنایۃً ہوں گی) بعض رشتے اللہ تعالیٰ نے بنائے جو توڑے نہیں جا سکتے جیسے ماں، بہن، بیٹی مگر رشتۂ ازواج کی تشکیل اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے سپرد فرما دی۔ اسے معلوم تھا کہ انسانوں کا طے کیا ہوا یہ رشتہ بہت نازک ہوگا لہٰذا اس نے اس رشتہ کی نزاکت کے پیشِ نظر پیچیدگی پیدا ہونے کی صورت میں جو حل بیان فرمائے ہیں ان میں سے آخری حل طلاق ہے۔

طلاق دنیا میں وہ واحد حلال چیز ہے جو اللہ کو انتہائی ناپسند ہے اللہ تعالیٰ نے اس میں تین مراحل مقرر فرما دیے تا کہ آخر دم تک مصالحت کے دروازے کھلے رہیں۔

قرآن مجید میں ہے: ﴿اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ﴾ طلاق دو مرتبہ ہے، اس سے بالاتفاق دو رجعی طلاقیں مراد ہیں۔

طلاق کے قواعد و ضوابط

اللہ تعالیٰ نے اس مسئلہ میں حالات کے مطابق احکامات نازل فرمائے ہیں، اس میں پہلا حکم یہ ہے عورت کو اس کے مخصوص ایام میں طلاق نہ دی جائے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دورِ رسالت میں اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ نبی اکرم ﷺ کو معلوم ہوا تو آپ ﷺ سخت ناراض ہوئے اور انہیں فوراً رجوع کرنے کا حکم صادر فرمایا اس بنا پر بعض علماء نے کہا کہ حالتِ حیض میں دی گئی طلاق واقع ہی نہیں ہوتی لیکن درست اور پختہ بات یہی ہے کہ واقع ہو جاتی ہے، اگر واقع نہ ہوتی تو آنحضرت ﷺ انہیں رجوع کا حکم نہ دیتے۔

طلاق شریعت کے مطابق دی جائے جیسا کہ سورہ الطلاق آیت نمبر 1 میں ہے ﴿اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ﴾ شریعت میں یہ بتلایا گیا کہ تین الگ الگ طہروں میں تین الگ الگ طلاقیں دی جائیں نہ کہ بیک وقت۔ ''نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین اکٹھی طلاقیں دے دیں، نبی پاک ﷺ کو پتہ چلا تو آپ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ میری موجودگی میں اللہ کی کتاب (قرآن مجید) سے کھیلا جانے لگا ہے۔ (سنن نسائی) واضح رہے کہ دورانِ عدت نہ تو عورت کو گھر چھوڑ کر جانے کی اجازت ہے اور نہ ہی مرد اسے نکالنے کا مجاز ہے۔ فرمایا: ﴿لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ''﴾ [ایضاً]

جب طلاق کے بغیر کوئی چارہ باقی نہ رہ جائے تو احادیث مبارکہ کے مطابق مرد حالت طہر میں اپنی بیوی کو ایک طلاق دے لیکن ایسا کم ہی ہوتا ہے کہ لڑائی جھگڑے میں کوئی عورت کے مخصوص ایام گزرنے کا انتظار کرے، سو اگر مباشرت ہو بھی چکی ہو تو طلاق واقع ہو جائے گی۔ طلاق کے بعد دونوں تین ماہ تک انتظار کریں۔ اس دوران اگر مصالحت کی کوشش کارگر ثابت ہو جائے تو مرد بلا تجدیدِ نکاح رجوع کر سکتا ہے، بصورت دیگر مرد اگلے ماہ دوسری طلاق کا حق استعمال کرے لیکن بہتر یہ ہے کہ ایک ہی طلاق پر اکتفا کیا جائے کیونکہ مقصدِ جدائی تو ایک طلاق سے ہی پورا ہو جاتا ہے اور یوں (ایک طلاق کے بعد خاموشی اختیار کر لینے پر) عدت گزر

جانے کے بعد بھی صلح کا دروازہ کھلا رہتا ہے، لیکن اگر مرد اسے اگلے طہر میں دوسری طلاق دے تو یہ بھی رجعی طلاق ہوگی اور مصالحت کی گنجائش باقی رہے گی لیکن ایسا کم ہی ہوتا ہے کہ لڑائی جھگڑے میں کوئی عورت کے مخصوص ایام گزرنے کا انتظار کرے۔

ثلاثۃ قروء:

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ﴾ (البقرہ:228) مطلقہ عورت تین قروء تک انتظار کرے باختلاف محدثین وفقہاء اس سے مراد تین حیض یا تین طہر ہیں۔ اس کے ساتھ ہی حکم ہے: ﴿ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ ﴾ (حوالہ مذکور) اگر عورت امید سے ہو تو اسکے لئے یہ راز پوشیدہ رکھنا جائز نہیں۔ آگے فرمایا: ﴿ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ﴾ (حوالہ مذکور) اس عرصہ میں اس کا خاوند اگر اصلاح کا خواہش مند ہو تو وہ (اپنی بیوی کو) لوٹا لینے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ یعنی مرد کو دوران عدت رجوع کا پورا حق حاصل ہے اور عورت انکار کرنے کی مجاز نہیں۔ اگر مرد رجوع کر کے بیوی کو لے آئے لیکن پھر کچھ عرصہ بعد جھگڑا ہو جائے اور مرد طلاق دے دے تو بالاتفاق یہ دوسری طلاق شمار ہوگی مگر اب بھی مرد کو تین حیض تک رجوع کا حق حاصل ہوگا اگر پہلے کی طرح مصالحت ہو جائے اور پھر اختلاف ہو اور مرد طلاق دے دے تو اس پر رجوع کا دروازہ بند ہو جائے گا۔

حاملہ

حاملہ عورت کی عدت بالاتفاق وضع حمل تک ہے، خواہ چند لمحات یا کئی ماہ بعد ہی کیوں نہ ہو۔ قرآن میں ہے: ﴿ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ﴾ [الطلاق:٤]

یائسہ اور کم سن بچی کی عدت:

جو عورت ایام سے فارغ ہو اُس کی عدت تین ماہ ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: ﴿ وَالّٰٓئِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓئِيْ لَمْ يَحِضْنَ ﴾ (طلاق:۴) اگر مرد صرف ایک طلاق دے کر چپ رہے تا آنکہ عدت گزر جائے (مذکورہ بالا کسی صورت میں بھی) تو اب معاملہ اکیلے مرد کے ہاتھ میں نہیں رہے گا بلکہ عورت کی رضامندی بھی معلوم کی جائے گی، اگر دونوں مصالحت پر آمادہ ہو جائیں تو پہلے کی طرح از سر نو نکاح پڑھا جائے گا۔

غیر مدخولہ کی عدت:

جس عورت کا فقط نکاح ہوا ہو لیکن رخصتی نہ ہوئی ہو تو ایسی عورت بالاتفاق ایک ہی طلاق سے فارغ ہو جاتی ہے، اس پر کوئی عدت نہیں۔

حق مہر کی ادائیگی یہ قرض؟

مہر عورت کا شرعی حق ہے۔ قرآن میں ہے: ﴿ وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓئًا مَّرِيْٓئًا ﴾ "عورتوں کو ان کا حق بخوشی ادا کرو، ہاں اگر وہ اپنے آپ سے تمہیں کچھ بخش دیں تو بلا روک ٹوک کھاؤ۔" [سورۃ النساء:4]

اگر ایک بار عورت اپنے حق سے دستبردار ہو جائے یعنی معاف کر دے تو پھر آئندہ بھی اس کا تقاضا نہیں کر سکتی۔ لیکن اگر معاملہ اس کے برعکس ہو (وہ معاف نہ کرے) تو اسے پورا مہر ادا کرنا ہوگا۔ اگر رخصتی سے پہلے ہی طلاق کی نوبت آجائے تو بالاتفاق عورت کو آدھا مہر ملے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿ وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ ﴾ [البقرہ۲۳۸]

خیار بلوغ:

اگر کسی کمسن بچی کا ولی کسی سے اس کا نکاح کر دے تو بعد بلوغت اسے اختیار ہے کہ قبول کرے یا نہ کرے۔ ناپسندیدگی اور عدم رضامندی کی صورت میں شریعت اسے بذریعہ عدالت نکاح فسخ کرانے کا حق دیتی ہے۔

خلع

اگر کوئی عورت خاوند سے تنگ ہو اور اس کے ساتھ کسی صورت نہ رہنا چاہے (اور شوہر اسے طلاق دینے پر بھی آمادہ نہ ہو) تو اسے بھی شریعت عدالت کا دروازہ کھٹکھٹانے کا حق دیتی ہے۔ اس صورت میں عدالت زوجین میں تفریق کرا سکتی ہے اسے شرعی اصطلاح میں خلع کہتے

ہیں۔ خلع کا مطالبہ چونکہ عورت کی طرف سے ہوتا ہے اس لئے رو برو عدالت اسے حق مہر سے دستبردار ہونا پڑتا ہے۔

طلاق ثلاثہ در مجلس واحد:

اگر چہ اکٹھی تین طلاقیں دینا کتاب کے ساتھ کھلا مذاق اور لغو بات ہے۔ تاہم ہمارے ہاں بوجہ جہالت، مرد ایک ہی دفعہ آنِ واحد میں ہر ایک ہی طہر میں ریکبارگی تین طلاقیں دے کر سمجھتا ہے کہ تین طلاقیں واقع ہو گئیں اور اب یہ عورت ابدی اور دائمی طور پر مجھ پہ حرام ہو گئی ہے۔ بعد میں غصہ ٹھنڈا ہونے پر اپنے کئے پر شرمندہ ہو کر حل تلاش کرتا پھرتا ہے۔ ایسے لاابالی اور جذباتی شخص اللہ کے علم میں تھے بھلا وہ کیسے مرد کی کم عقلی کا نزلہ عورت پر پڑنے دیتا لہٰذا اس نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت ایک ضابطہ تشکیل دیا کہ آنِ واحد میں دی جانے والی ایک سے زائد طلاقیں ایک ہی شمار کی جائیں۔

صحیح مسلم میں ہے: ((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ الطَّلَاقُ عَلَىٰ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ اَبِيْ بَكْرٍ وَ سَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً فَقَالَ عُمَرُ اَنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَعْجَلُوْا فِيْ اَمْرٍ كَانَتْ لَهُمْ فِيْهِ اَنَاةٌ فَلَوْ اَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ فَاَمْضَاهُ عَلَيْهِمْ)) ''حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ کے عہد میں اور حضرت عمرؓ کی خلافت کے ابتدائی دو سالوں میں تین طلاقیں ایک سمجھی جاتی تھیں تو حضرت عمرؓ نے فرمایا جس معاملہ میں لوگوں کو سوچنے کا موقع دیا گیا تھا، اس میں وہ جلدی کرنے لگے ہیں تو کیوں نہ ہم اسے ان پر نافذ ہی کر دیں۔ چنانچہ انہوں نے اس کو ان پر نافذ فرما دیا۔''

اس حدیث کے صحیح ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ یہ حدیث بتلا رہی ہے کہ زمانۂ رسالت، خلافت صدیقی دور فاروقی کے ابتدائی چند سالوں تک اکٹھی دی گئی تین طلاقوں کو ایک طلاق شمار کیا جاتا تھا۔

اس کی تائید مسند احمد میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی مندرجہ ذیل حدیث سے بھی ہوتی ہے: ((طَلَّقَ رُكَانَةُ بْنُ عَبْدِ يَزِيْدَ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهُ ثَلَاثًا فِيْ مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَحَزِنَ عَلَيْهَا حُزْنًا شَدِيْدًا قَالَ فَسَاَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ كَيْفَ طَلَّقْتَهَا، وَ قَالَ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا قَالَ فَقَالَ فِيْ مَجْلِسٍ وَاحِدٍ قَالَ نَعَمْ، قَالَ فَاِنَّمَا تِلْكَ وَاحِدَةٌ فَارْجِعْهَا اِنْ شِئْتَ قَالَ فَرَاجَعَهَا)) ''رکانہ بن عبد یزید نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے دیں پھر سخت غمگین ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کس طرح طلاق دی؟ بولے میں نے اسے تین طلاقیں دی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ایک ہی مجلس میں؟ بولے جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو یہ ایک ہی ہے، چاہو تو رجوع کر لو تو انہوں نے رجوع کر لیا۔'' مسلم شریف کی مذکورہ حدیث میں فاروقی فیصلے کا ذکر ہے کہ آپ نے اکٹھی تین طلاقوں کو تین شمار کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ فاروق اعظمؓ نے ایسا کیوں کیا؟ دراصل حالات کے تناظر میں حضرت عمرؓ کا فیصلہ خالصتاً تعزیری اور سیاسی نوعیت کا تھا، یہ بات احناف کے اجل اکابر علماء اور فقہاء بھی تسلیم کرتے ہیں۔

حنفی مسلک کے مولانا محفوظ الرحمن قاسمی فاضل دیوبند لکھتے ہیں: ''درمختار صفحہ ۱۰۵ جلد دوم کے حاشیہ میں اس کو نقل فرماتے ہیں: ﴿ اِنْ كَانَ فِى الصَّدْرِ الْاَوَّلِ اِذَا اُرْسِلَ الثَّلَاثُ جُمْلَةً لَمْ يُحْكَمْ اِلَّا بِوُقُوْعِ وَاحِدٍ اِلَى زَمَنِ عُمَرَ رضى الله عنه ثُمَّ حَكَمَ بِوُقُوْعِ الثَّلَاثِ سِيَاسَةً لِكَثْرَتِهِ بَيْنَ النَّاسِ ﴾ قہستانی نے جامع الرموز ص ۳۳۱ اور مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر ص ۲۲۸ میں قریب قریب وہی الفاظ نقل کئے ہیں: ''صدر اول میں زمانہ عمر تک یکجائی تین طلاقیں ایک شمار کی جاتی تھیں پھر انہوں نے اس سلسلہ میں لوگوں کی زیادتی کی وجہ سے سیاسی طور پر تینوں کے وقوع کا حکم جاری کر دیا۔'' [مجموعہ مقالات علمیہ در بارہ ایک مجلس کی تین طلاق صفحہ ۳۲]

(جاری ہے)

دعائے صحت کی پر زور اپیل

گذشتہ دنوں ہمارے مخلص دوست ڈاکٹر محمد طاہر کا بازو ٹوٹ گیا ہے۔ اسلامک ویلفیئر کارکنان اور قارئین کرام اُن کی جلد صحتیابی کے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو جلد از جلد صحتیاب کرے۔ آمین

[دعا گو: حافظ عبدالوحید روپڑی امیر اسلامک ویلفیئر۔ حافظ امتیاز احمد]

آہ! لُٹ چکی ہے اب تہذیب ہماری

محمد عابد رحمت

آج ہمارا معاشرہ تیزی کے ساتھ اسلام سے نا آشنا، بگاڑ، فحاشی اور غیر مسلموں کے طور طریقوں کی طرف بڑھ رہا ہے۔ تباہی و بربادی اس معاشرے کی منزل بن چکی ہے۔ کبھی وہ دور تھا جب ایک گاؤں میں صرف P.T.C.L فون ہوتا تھا جب بھی کسی کا فون آتا تو گاؤں کی مرکزی مسجد سے اعلان کروایا جاتا کہ فلاں کا فون آیا ہے۔ لیکن آج مشاہدے سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے اگر گھر کے پانچ افراد ہیں تو گھر میں چھ (6) موبائل فون ضروری سمجھے جاتے ہیں۔ اسی طرح کمپیوٹر ہے جو کبھی کسی بڑے دفتر میں ہوا کرتا تھا مگر آج گھر گھر کی زینت بنا ہوا ہے اور TV کے تو کیا ہی کہنے، چاہے کوئی امیر ہے یا غریب اپنے گھر میں TV رکھنا اپنا اولین فرض گردانتا ہے اور میڈیا نے تو اسکو چار چاند لگا کر ہر گھر کو روشن خیال بنا دیا ہے۔ ہمارے اس پاکستان میں اکثریت ایسے دیہاتوں کی ہے جو گیس، بجلی سڑکوں، نظام سیوریج وغیرہ اور دوسری بنیادی سہولتوں سے محروم ہیں مگر کیبل ہر گھر میں اپنے مضبوط پنجے گاڑے ہوئے لوگوں کو اپنا اسیر بنا رہی ہے۔ یہ سب اسلام دشمنوں کی کارستانی اور ان کے اوچھے ہتھکنڈے ہیں جو نہ صرف اسلامی تہذیب و تمدن پر بلکہ پاکستان کی نسل پر بھی اپنے برے اثرات ثبت کر رہے ہیں۔ ان سب میں جو سر فہرست اس گھناؤنے کردار کا رول ادا کر رہا ہے وہ بھارت کا بھیانک اور مکروہ چہرہ ہے۔ جس نے شروع ہی سے پاکستان کو ایک آزاد مسلم ریاست تسلیم نہ کیا اور اس ملک کو تباہ و برباد کرنے کے لیے نت نئے ہتھکنڈوں اور حربوں کو بروئے کار لا رہا ہے۔

آج اس کے پاکستان میں بے شمار چینل چلتے ہیں۔ جن میں سے ایک چینل سٹار پلس ہے یہ ایک ایسا چینل ہے جو نہ صرف فحاشی پھیلا رہا ہے بلکہ یہ ملک میں اسلامی تہذیب ختم کر کے ہندوانہ تہذیب و تمدن کو فروغ دے رہا ہے۔ اس شیطانی کام میں اسلام دشمن تو ہیں ہی مگر مسلمان بھی اس فحاشی اور عریانی کو پھیلانے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے۔ جبکہ اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿ لاتقربوا الفواحش ماظهر منها وما بطن ﴾ ''تم فحاشی کے قریب بھی نہ جاؤ خواہ وہ ظاہر ہو یا پوشیدہ۔'' [الانعام] دوسرے مقام پر جو لوگ عوام الناس میں فحاشی کو پھیلاتے ہیں ان کے متعلق دردناک عذاب کی وعید سنائی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿ان الذين يحبون ان تشيع الفاحشة في الذين امنوا لهم عذاب اليم في الدنيا والاخرة﴾ ''بیشک وہ لوگ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلے ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے''

قارئین کرام! آپ اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں کہ ہر گھر میں بچہ ہو یا بڑا، بوڑھا ہو یا جوان، مرد ہو یا عورت غرضیکہ سب ہی اس کے رسیا ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بے غیرتی نے معاشرے میں اپنے پنجے گاڑ دیے ہیں ماں، باپ ،بہن ، بھائی، عزیز و اقارب اور دوست احباب باہم مل کر ایسے گندے اور بے ہودہ قسم کے مناظر دل و دماغ میں نقش کرتے ہیں جن سے انسانیت تک کانپ اٹھے۔ کالج و یونیورسٹیوں کے طلبہ و طالبات فلمی اداکاروں اور فنکاروں کے بالوں، چہروں، کپڑوں غرضیکہ ان کی ہر ادا کو اپنی گفتگو کا موضوع بناتے ہیں۔ گھروں میں فنکاروں کی حیا باختہ لٹکتی تصاویر بے حیائی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ ان کے فیشن اور اسٹائل اپنائے جاتے ہیں۔

عورت اپنے گھر کے کام کاج چھوڑ کر اپنے خاوند کی ناراضگی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اور اپنی اولاد سے بیگانگی اختیار کر کے اس برائی کی طرف راغب ہے۔ اس عورت کا خاوند دفتر جانے کے لیے تیار ہے وہ اس کو کھانے کا کہتا ہے تو وہ عورت کہتی ہے: بس تھوڑی دیر میں ڈرامہ ختم ہونے والا ہے لیکن اس کا خاوند غصے اور انتظار کے جان لیوا زہر کے کڑوے گھونٹ اپنے حلق سے نیچے اُتارتے ہوئے بھوکا ہی دفتر چلا جاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ((اذا امرها اطاعته)) ''جب اس کا خاوند اس کو حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت اس حال میں رات گزارے کہ اس کا خاوند اس سے ناراض تھا تو اس عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ مگر جب عورت اس قسم کی فضولیات میں

پڑ کر اپنے خاوند کو ناراض کرتی ہے تو ایک لا متناہی ناراضگی کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جس کا انجام بالآخر طلاق کی صورت میں نکلتا ہے۔

قارئین کرام! اس چینل پر چند سال قبل چھوٹے بچوں کے لیے ہی پروگرام اور ڈرامے چلتے تھے۔ پھر دشمنان اسلام کی طرف سے فحاشی اور عریانی کی ایسی اندھا دھند آندھی چلی جس نے مسلمان عورتوں کو اسلامی تہذیب سے اکھاڑنا شروع کر دیا۔ اس چینل پر ہر منظر کے ساتھ موسیقی کا پایا جانا بھی ضروری ہے ورنہ لوگوں کو روح کی غذا کیسے ملے گی؟ اس لیے کچھ شیطان صفت لوگوں نے عوام الناس کی ایسی ذہن سازی کی کہ وہ موسیقی کو حرام جاننا تو کجا، اُ کہنے کو بھی تیار نہیں اور مختلف حیلوں بہانوں اور بڑے ہی شاطرانہ انداز سے خودساختہ دلیلوں کا سہارا لیتے ہیں۔

خاص طور پر یہ چینل عورتوں پر بری طرح اثر انداز ہو رہا ہے۔ اس لیے اس چینل پر اس قسم کے نازیبا لباس دکھائے جاتے ہیں جو خالصتاً غیرت سے عاری اور بے حس قوم کی غمازی کرتے ہیں۔ جو عورتوں کو بے حجاب ہونے اور فحاشی و عریانی پھیلانے پر اُبھارتے و برانگیختہ کرتے ہیں اور جن کو اپنانے میں پاکستانی عورت شرم محسوس نہیں کرتی بلکہ وہ تو فخر سے یہ راگ الاپتی ہے کہ میں نے تو وہ لباس پہننا ہے جو ڈرامے دکھاتے ہیں۔ جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((من تشبہ بقوم فھو منھم)) ”جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی تو وہ انھی میں سے ہے“ مزید فرمایا: ((اذا لم تستحی فاصنع ما شئت)) ”جب تم میں حیا نہ رہے تو جو دل میں آئے کرتے پھرو۔“

پاکستان کے اکثر ٹیلروں نے اپنی دکانوں کے سامنے بورڈ اور بینرز آویزاں کر رکھے ہیں کہ سٹار پلس والے ملبوسات سپیشل بنائے جاتے ہیں۔ جبکہ انڈیا کی فلموں میں بھی عمومی طور پر یہ رسم و رواج اتنے پروان نہیں چڑھائے جاتے جتنے اس سٹار پلس پر منظر پر عام ہیں۔ اس چینل پر خالص ہندوانہ رسم و رواج کو عروج پر پہنچا کر اسلامی تہذیب کو مسلمانوں کے گھروں سے نکال کر زوال کی اندھیری کوٹھڑیوں میں دھکیلا جا رہا ہے۔ آقا علیہ السلام نے ہمیشہ یہودیوں کی مخالفت کا حکم دیا لیکن کیا کہنے اس قوم کے جو دشمن اسلام کی گندی تہذیب و تمدن کی بہتی گنگا میں ہاتھ دھونے کے لیے ہمہ وقت بے قرار نظر آتی ہے۔ ”یہ مسلماں ہیں جنھیں دیکھ کے شرمائیں یہود“ جہاں اسلامی تہذیب متاثر ہوتی ہے وہاں ہماری قومی زبان بھی اپنی اصلیت ڈھونڈتے ڈھونڈتے ذلیل و خوار ہو چکی ہے۔ اب ان کی زبان بھی ہماری زبان کی فاتح اور اس میدان میں شہسوار کی سی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔

آہ! لٹ چکی ہے اب تہذیب ہماری
ہر قوم کرتی ہے اب تکذیب ہماری

جب بھی کسی چینل پر حکمرانوں کے خلاف کوئی خبر نشر ہوتی ہے تو وہ سیخ پا ہو جاتے ہیں اور وہ اس چینل پر طرح طرح کے الزامات عائد کر کے اس چینل پر پابندی لگا دیتے ہیں لیکن جب اسلام کے خلاف فلمیں بنیں، ڈرامے چلیں، اسلامی تہذیب و تمدن کو ملیامیٹ کیا جائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخانہ فلمیں بنیں اور خاکے شائع کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی (نعوذ باللہ) توہین کا ارتکاب کیا جائے تو حکمرانوں کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ You Tube پر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی گئی تو اس پر صرف ایک ماہ پابندی لگائی گئی۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

آج عورت کیوں اپنے خاوند کے مدمقابل ہے؟ کیوں لڑکے لڑکیاں بے راہ روی کا شکار ہو کر گھر والوں کو ذلت و رسوائی کے گھٹاٹوپ اندھیروں میں دھکیل کر لو میرج کرتے ہیں۔ آج ہر گھر میدان جنگ کا منظر کیوں پیش کر رہا ہے؟ آج ہر فرد کیوں مصائب و آلام کا شکار ہے؟ اس کا سبب صرف اور صرف یہ ہے کہ ہم نے اسلامی تہذیب و تمدن کو پس پشت ڈال کر دشمنان اسلام کی تہذیب و تمدن کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیا۔ آج بھی وقت ہے اے مسلمانو! اپنی تہذیب و تمدن کو اپنا منشور بنا لو اور اسی پر کاربند رہیں، اگر ایسا نہ کیا تو ہمارا یہی حال ہوگا۔

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے

نبیوں کے وارث مجرم ہیں؟

حافظ رانا محمد بلال ربانی

کتاب وسنت کا ابلاغ کوئی معمولی کام نہیں اور یہ فریضہ سرانجام دینے والے لوگ بھی کوئی معمولی ہستیاں نہیں۔ بلکہ کتاب وسنت کا علم رکھنے والے یہ وہ عظیم لوگ ہیں جن کے بارہ میں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان گرامی ہے: ((العلماء ورثة الانبیاء)) علماء نبیوں کے وارث ہیں۔ [ابن ماجہ رقم الحدیث: 223]

نبی اپنی وراثت درہم ودینار کی صورت میں نہیں چھوڑ کے جاتے بلکہ علم کا وہ عظیم خزانہ چھوڑ کے جاتے ہیں جو انھیں ان کے خالق ومالک کی طرف سے ودیعت ہوتا ہے اور ایک نبی کی زندگی کا بنیادی اور اہم مقصد بھی یہی ہوتا ہے کہ وہ اپنے خالق کی طرف سے ملنے والے اس علم کو جہان والوں تک پہنچائے، اس کا ایک فقرہ بھی اپنے سینے میں راز نہ رکھے، یہ ذمہ داری اسے اپنے خالق کی طرف سے ملی ہے۔ خالق ارض وسماء نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرمان جاری کرتے ہیں: ''اے رسولؐ پہنچا دیجئے جو نازل کیا گیا آپ کی طرف، آپکے رب کی طرف سے اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اسکا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ آپ کی حفاظت کرے گا لوگوں سے، بیشک اللہ تعالیٰ ہدایت نہیں دیتا کافر لوگوں کو'' [المائدہ: 67]

نبی ورسول کی زیست کا اہم ترین مقصد صرف اور صرف یہی ہوتا ہے کہ وہ اپنے خالق کا پیغام اس کی مخلوق کے نام من وعن پہنچائے اور اس کے ابلاغ میں کوئی دقیقہ فروگذاشت اختیار نہ کرے اور جو ان نفوس قدسیہ کے وارث ہیں ان کی بھی یہی ذمہ داری ہے کہ وہ اسے پالینے کے بعد اپنے تک محدود نہ رکھیں اسے عامۃ الناس تک پہنچانے میں اپنا کردار ادا کریں۔

الحمد اللہ! علماء اہلحدیث اسی راہ پر گامزن ہیں اور وراثت انبیاء علیہم السلام کا علم اُٹھائے ہوئے جہالت، کفر وشرک، بدعات وخرافات، بدامنی، دہشت گردی سے نبرد آزما ہیں۔ دنیا اس حقیقت سے بخوبی باخبر ہے کہ جماعت اہلحدیث وہ واحد جماعت ہے جو اس دھرتی پر حق کی صدا کو بلند کرتی ہے۔ اس کے قائدین واکابرین اور سلف صالحین علماء کرام اسی راہ پر گامزن تھے اور آج بھی ہیں۔ لیکن کچھ ناعاقبت اندیش، امن دشمن اور وطن دشمن عناصر کو علماء اہلحدیث کی یہ صدائے حق ایک پل بھی نہیں بھاتی۔ اسی لیے تو کبھی علماء پر قاتلانہ حملے اور کبھی جلسہ ہائے عام میں بم دھماکے کیے جاتے ہیں اور پیغام یہ دینے کی کوشش ہوتی ہے کہ اس عظیم فریضہ کی ادائیگی سے باز آجاؤ ورنہ ''تمھاری داستان تک نہ ہوگی داستانوں میں''۔

مگر ان سب کی پروا کیے بغیر کتاب وسنت کے یہ سچے علمبردار اپنے دامن میں اپنوں اور غیروں کی طرف سے بچھائے گئے کانٹوں کو سمیٹتے اور ہر تکلیف کو ہنس کے سہہ کر یہ اعلان کرتے ہیں۔

ہم اہل دل ہیں جو ہنس ہنس کر سوئے دار چلے
وہ کوئی اور ہوں گے جو قول و قرار پا رہے ہیں

اس ملک کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ مسلک اہلحدیث ہی وہ واحد مسلک اور جماعت اہلحدیث ہی وہ واحد جماعت ہے جو اس ملک میں علامہ ظہیر شہیدؒ اور اُن کے رفقاء کی نعشیں اُٹھانے کے باوجود اپنے قائدین کے جسموں سے رستہ خون دیکھ کر اپنے علماء کے جوان بیٹوں کی نعشوں کو دیکھ کر علماء اہلحدیث کی زبان بندیاں اور گرفتاریاں، نظر بندیاں برداشت کرنے کے باوجود قانون ہاتھ میں نہیں لیتی بلکہ تکلیف سہہ کر اعلان کرتے اس ملک کے گلی کوچے میں ملتے ہیں۔

اتنا ہی یہ اُبھرے گا جتنا کہ دباؤ گے۔

اسی طرح گذشتہ کچھ عرصہ سے ایک دفعہ پھر کتاب وسنت کے ان شیدائیوں اور اسلام کے ان عظیم مبلغوں پر عرصہ حیات تنگ کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ گرفتاریوں، نظر بندیوں اور زبان بندیوں کا سلسلہ ایک دفعہ پھر علماء اہلحدیث کے خلاف شروع کیا جا رہا ہے۔ علماء اہلحدیث کے لیے عزیمت کا ایک نیا باب رقم کرنے کی کوششیں شروع ہو چکی ہیں۔

اسی سلسلہ میں کتاب وسنت کے ابلاغ اور نوجوان نسل کو بے راہ روی سے نکال کر کتاب وسنت کے ترویج کے لیے لگانے والی شخصیت مدینہ

یونیورسٹی کے فاضل اور بے لوث خادم اسلام مولانا عبدالجبار شاکر کو سیالکوٹ سے 9 جنوری کو حراست میں لیا گیا جو تا حال نہ معلوم مقام پر ہیں ان کے ساتھ ان کے دیرینہ رفیق حافظ محمد وقاص بھی زیر حراست ہیں جن کا جرم صرف اور صرف یہی ہے کہ وہ شرک وبدعات اور جہالت کے ان گھٹا ٹوپ اندھیروں میں شمع توحید کو مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے پلیٹ فارم سے فروزاں کرنے کے لیے کوشاں تھے۔ شہر سیالکوٹ کی ایک کثیر تعداد ان کے خطبات، دروس اور ترجمۃ القرآن کلاسوں سے مستفید ہو رہی تھی اور سب کام شر پسند عناصر کو ایک آنکھ نہ بھاتے تھے۔ چندے کی دکانیں بند ہوتی نظر آئیں کہ مولانا عبدالجبار شاکر کو وراثت انبیاء کا حق ادا کرنے کے جرم میں اُٹھا لیا گیا۔ کیا کتاب وسنت کا علم سیکھ کر انبیاء کی وراثت کا حق ادا کرنا جرم ہے؟ کیا انبیاء کے یہ وارث مجرم ہیں؟ اگر نبیوں کا وارث مجرم ہے تو پھر ہر اہلحدیث جو اپنے سینے میں قرآن کی ایک بھی آیت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اپنے پاس محفوظ رکھتا ہے تو وہ مجرم ہے۔ آؤ گرفتار کرو ان مجرموں کو جو اپنا جرم تسلیم کرتے ہیں اور جرم کو اپنے لیے باعث فخر ونجات سمجھتے ہیں۔ (شاعر سے معذرت کے ساتھ)

یہ بازی علم کی بازی ہے یہ بازی تم ہی ہارو گے
گھر گھر سے عالم نکلیں گے تم کتنے عالم مارو گے

جماعت اہلحدیث لاہور کا ماہانہ اجلاس

جماعت اہلحدیث لاہور کا ماہانہ اجلاس مورخہ 02-03-2014 بروز اتوار بعد نماز ظہر مرکزی دفتر جامع مسجد قدس اہلحدیث چوک دالگراں میں زیر صدارت حافظ عبدالغفار روپڑی امیر جماعت اہلحدیث پاکستان اور زیر نگرانی مولانا شاہد محمود جانباز امیر جماعت اہلحدیث لاہور منعقد ہوا، اجلاس میں تنظیمی وتبلیغی سرگرمیوں کا جائزہ لیا گیا۔

حضرت الامیر نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ توحید وسنت کو عام کرنے اور دین دشمن پالیسیوں کے سدباب کے لیے ہمیں اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کرنا ہوگا۔ حقیقت یہی ہے کہ اگر آج ہمیں اقوام عالم میں ایک باوقار قوم کی طرح زندہ رہنا ہے تو اسلامی ثقافت کو دل وجان سے تسلیم کرنا ہوگا اور غیر اسلامی ثقافت کو یہاں سے دیس نکالا دینا ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکمرانوں کو چاہیے کہ وہ ایسی ثقافتی سرگرمیوں پر پابندی عائد کرے جو فحاشی وعریانی پھیلانے کا سبب بنتی ہیں۔ مولانا شکیل الرحمن ناصر نے کہا تمام اہلحدیث افراد اور جماعتوں کو منظم طریقے سے خدمت اسلام میں اپنا اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ مولانا شاہد محمود جانباز نے کہا کہ معاشرے میں امن وسلامتی اور انسانیت کی بھلائی وترقی کا راز عظمت توحید کی سربلندی اور اتباع رسول ﷺ کے مطابق اپنی زندگی کے شب وروز بسر کرنے میں مضمر ہے۔ حافظ عبدالوحید روپڑی نے کہا کہ احباب جماعت کو خلوص نیت کے ساتھ اللہ کے رضا وخوشنودی کے لیے دین اسلام کی خدمت کرنی چاہیے۔ دعوت وہی کامیاب ہوتی ہے جس میں خلوص ہو اگر خلوص نہیں تو بارگاہ ایزدی میں کوئی عمل بھی قابل قبول نہیں۔ مولانا بلال احمد اور قاری ساجد حکیم، سلمان عادل، نعیم احمد، ماسٹر محمد شہزاد، مولانا محمد نواز ساجد، مولانا ساجد محمدی، حافظ یونس عزیز ودیگر نے کہا کہ وطن عزیز جن مسائل وحالات سے دوچار ہے ان حالات کو ملحوظ خاطر رکھ لائحہ عمل تشکیل دیا جائے۔

[منجانب: شعبہ نشر واشاعت جماعت اہلحدیث لاہور]

تعزیتی اجلاس

فضیلۃ الشیخ حافظ امتیاز احمد مدرس جامعہ اہلحدیث لاہور کی والدہ محترمہ کے سانحہ ارتحال پر جماعت اہلحدیث میر محمد کے زیر اہتمام مورخہ 28-02-2014 بروز جمعۃ المبارک جامع مسجد محمدی اہلحدیث المعروف حافظ محمد یحییٰ عزیز میر محمدیؒ والی میں ایک تعزیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں مولانا حافظ محمد طارق عزیز میر محمدی، قاری محمود احمد، ماسٹر احمد علی، حاجی عبدالرحمن، فہیم عظیم بھٹی، حافظ محمد لقمان، حافظ محمد راشد ودیگر نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مرحومہ کی وفات یقیناً پورے خاندان کے لیے ایک عظیم صدمہ ہے۔ ہم اُن کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ عطا کرے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین

[منجانب: وقار عظیم بھٹی میر محمدی 0300-4184081]

﴿رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا﴾

ایک روحانی ماں کی یاد میں

وقار عظیم بھٹی

کائنات کے ہر مسئلہ پر اختلاف ہے اگر نہیں تو صرف موت پر نہیں۔ یہ ایک ایسی اٹل حقیقت ہے جس میں آج تک کوئی اختلاف نہیں کر سکا۔ موت سے کسی کو بھی مفر نہیں یہ وہ قانون الٰہی ہے جس سے نہ انبیاء نہ اولیاء اور نہ ہی شاہ وگدا مستثنیٰ ہیں۔ چھوٹا ہو یا بڑا، اعلیٰ ہو یا ادنیٰ، مرد ہو یا عورت، نیک ہو یا بد، امیر ہو یا غریب الغرض کسی کو بھی چھٹکارا نہیں۔ چاہے اسے کوئی پسند کرے یا نہ کرے ہر حال میں ہر ذی روح نے اس سے دو چار ہونا ہے۔ اس لیے دنیا کی محبت اور اس کی لذتوں وشہوتوں میں کھو کر اسے بھول جانا بہت بڑی حماقت ہے۔

جہاں یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اس جہان فانی میں بقاء صرف اللہ وحدہ لاشریک کی ذات برحق کو ہی ہے وگرنہ جو بھی اس دنیا فانی میں آیا وہ اس جہاں سے چلے جانے کے لیے ہی آیا ہے۔ وہاں یہ حقیقت بھی اظہر من الشمس ہے کہ کسی کے چلے جانے سے نظام حیات رُک تو نہیں جاتا لیکن کچھ رشتے ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی وفات کا صدمہ کبھی نہیں بھولتا اور خوشی کے ہر لمحہ اُن کی یاد تازہ کرتا رہتا ہے۔ ایسے رشتوں میں ایک "ماں" جیسی نعمت عظمیٰ بھی شامل ہے۔ جس کی وفات کا صدمہ اولاد کو تا حیات رہتا ہے۔

یارو! ماں تو قدرت کی وہ نعمت عظمیٰ ہے جو اولاد کے لیے "پارہ صفت" ہوتی ہے اس کی آغوش میں طمانیت، راحت اور سکون ہی سکون ہوتا ہے۔ ماں انسان کے لیے قدرت کا وہ حسین تحفہ اور عظیم نعمت ہے جس کے قدموں تلے جنت رکھ دی گئی۔ ماں محبت کا ایک بے پایاں سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں، جس کی ممتا کو کبھی زوال نہیں۔ ماں محبت کی وہ شعاع ہے جو دل کے اندھیروں کو نور میں بدل دے، بادنسیم کا وہ جھونکا ہے جو دل ودماغ کو معطر کردے اور اُلفت ومحبت کا وہ آفتاب ہے جو کبھی غروب نہ ہو۔

ماں سراپا ٹھنڈک ہوتی ہے وہ گھنیری چھاؤں اور لطافت وشفقت کے سوا کچھ نہیں ہوتی۔ ماں کی جدائی سے صرف ثواب کے ذخیرے ہی نہیں چھن جاتے بلکہ کتنی ہی دعاؤں کے ثمرات بھی کم ہو جاتے ہیں۔ ماں کی دعا انسان کو عروج وفراز عطا کرتی اور انسان کے گرد امن وامان کا مضبوط حصار بھی بنا دیتی ہے۔ ماں ایک ایسی ہستی ہے جس کی مثل نہیں اور نہ ہی ماں سے زیادہ مخلصانہ دعا کسی کی ہو سکتی ہے۔ زندگی کی کڑی دھوپ میں ماں کی دعائیں چھتری کی طرح تنی رہتی ہیں جس کی ماں حیات ہو وہ بلندیوں کی طرف قدم بڑھتا اور اتراتا ہوا کہتا ہے: "میری ماں کی دعائیں میرے ساتھ ہیں" مگر جب ماں فوت ہو جائے تو اس کے سر پر تنی چھتری اور رحمت کی چادر میں سوراخ ہو جاتے ہیں ماں نہیں مرتی زندگی کو گھن لگ جاتا ہے۔ ماں سے محروم ہونے والا قدم قدم پر ماں کو یاد کرتا ہے اس کی زبان حرکت نہیں کرتی اور لبوں سے مسکراہٹ چھن جاتی ہے اسکے دل سے ہوک اٹھتی ہے وہ بھیگی آنکھوں سے آسمان کو دیکھ کر چیختا اور دہائیاں دیتا ہے

مورخہ 26-02-2014ء بروز بدھ کو جب سے میں نے یہ خبر سنی کہ محسن ومربی فضیلۃ الشیخ حافظ امتیاز احمد صاحب مدرس جامعہ اہلحدیث لاہور کی والدہ محترمہ ہارٹ اٹیک ہونے سے داعی اجل کو لبیک کہہ گئیں ہیں اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اُس وقت سے کچھ سطریں لکھنا چاہ رہا تھا جب بھی قلم پکڑتا تو سوچتا رہ جاتا کہ کیا لکھوں؟ حقیقت یہ ہے کہ آج قلم رو رہا ہے اور دل غم زدہ ہے۔ میں رب تعالیٰ کی بارگاہ میں جبین نیاز جھکائے عرض گذار ہوں کہ بتقاضا بشریت اگر مرحومہ سے کوئی غلطی سرزد ہوگئی ہو تو اپنی رحمت سے معاف فرمائے اور انھیں جنت کا بستر، بہشت کا لباس عطا کرے، اُن کی قبر کو نور سے منور کرتے ہوئے انھیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے۔ آمین

مرحومہ انتہائی دیانت دار تھیں اُن کی دیانت داری اہل محلّہ میں

طبی کورس

آج بے شمار ڈاکٹرز، حکماء اور مختلف ادویہ ساز ادارے مختلف طبی کورسز مشتہر کر رہے ہیں جن کو استعمال کرنے سے مرض وقتی طور پر دب جاتا ہے یا مرض نہ صرف پہلے سے بڑھ جاتا ہے بلکہ ساتھ اور علامات بھی واضح ہو جاتی ہیں چنانچہ میں نے اپنے 40 سالہ طبی کیریئر میں لاکھوں مریضوں پر آزمانے کے بعد 100 فیصد کامیاب طبی کورسز تیار کیے ہیں اور ساتھ ہی ان چار چیزوں کی گارنٹی دیتا ہوں۔ ان میں کوئی نشہ آور دوائی نہیں ہے۔ ان میں کوئی زہریلی دوائی نہیں ہے۔ ان میں کوئی کشتہ شدہ دوائی نہیں ہے۔ ان میں کوئی ایلوپیتھک دوائی نہیں ہے جس لیبارٹری سے چاہیں چیک کروالیں۔

میرا طبی پس منظر یہ ہے کہ میں فاضل الطب والجراحت رجسٹرڈ درجہ اول ہوں دو بار ایک گولڈ میڈل لے چکا ہوں طبیہ کالج کا سابقہ لیکچرار ہوں نظریہ مفرد اعضاء کے تحت چالیس سالہ تجربہ ہے۔ ادویہ ساز اداروں کا ناظم اعلیٰ اور مختلف مطبوں اور مختلف اجتماعات پر بطور حکیم لاکھوں مریضوں کا علاج کر چکا ہوں۔

ہمارے چند طبی کورسز درج ذیل ہیں۔

1	نزلہ	11	اولاد نہ ہونا	21	[illegible]	31	[illegible]	41	[illegible]	51	[illegible]
2	سلسل البول	12	[illegible]	22	[illegible]	32	[illegible]	42	کولیسٹرول	52	[illegible]
3	[illegible]	13	[illegible]	23	[illegible]	33	[illegible]	43	[illegible]	53	[illegible]
4	[illegible]	14	[illegible]	24	[illegible]	34	[illegible]	44	[illegible]	54	[illegible]
5	[illegible]	15	نقرس	25	[illegible]	35	[illegible]	45	[illegible]	55	[illegible]
6	[illegible]	16	[illegible]	26	[illegible]	36	[illegible]	46	[illegible]	56	[illegible]
7	[illegible]	17	[illegible]	27	[illegible]	37	[illegible]	47	[illegible]	57	[illegible]
8	[illegible]	18	گنٹھیا	28	[illegible]	38	[illegible]	48	[illegible]	58	[illegible]
9	[illegible]	19	عرق النساء	29	[illegible]	39	[illegible]	49	[illegible]	59	[illegible]
10	[illegible]	20	دمہ	30	[illegible]	40	[illegible]	50	[illegible]	60	[illegible]

☆ کورسز بذریعہ ڈاک منگوانے کے لیے رقم پہلے بھیجیں۔

☆ ملاقات کرنے کے لیے فون پر پہلے وقت لے لیں۔

☆ شناختی کارڈ نمبر 35103-1466875-3

☆ اکاؤنٹ نمبر حبیب بینک ([illegible])
13487900227901

☆ اکاؤنٹ نمبر میزان بینک ([illegible])
7001-0101063034

حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی، نئی منڈی حبیب آباد تحصیل پتوکی ڈویژن لاہور
0345-7545119
0313-7545119

مسلک اہل حدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل

سات اشتہارات کا مکمل سیٹ مفت منگوائیں

ادارہ تبلیغ اسلام جام پور کی طرف سے مسلک اہل حدیث کے امتیازی مسائل پر مشتمل فور کلر رنگین خوبصورت مدلل سات اشتہارات کا درج ذیل مکمل سیٹ زیر تقسیم ہے۔

(1) کیا اللہ کے سوا کوئی اور مشکل حل کرنے پر قادر ہے؟ (ایک سوال کی 10 شکلیں)

(2) نماز میں پاؤں سے پاؤں ملانے اور سینے پر ہاتھ باندھنے کا ثبوت

(3) اہمیت نماز اور بے نماز کا انجام

(4) نماز روزہ کے محمدی دائمی اوقات

(5) اثبات رفع الیدین

(6) سورۂ فاتحہ خلف الامام

(7) آمین بالجہر کا ثبوت

ملک کی تمام مساجد اہل حدیث کے منتظمین اور دینی اداروں کے سربراہان مذکورہ بالا مکمل سیٹ منگوائیں اور فریم کروا کر اپنے اپنے زیر اہتمام مساجد و مراکز میں نمایاں جگہ پر آویزاں کریں۔ مسائل حقہ کی ترویج کا یہ بہترین اور موثر ذریعہ ہے۔ (رابطہ بذریعہ فون صبح 8 بجے سے 10 بجے تک)

نوٹ: فریم کروا کر آویزاں کرنے کا وعدہ ناضروری ہے۔ اس صورت میں ڈاک خرچ بھی ادارہ کی طرف سے برداشت کیا جائے گا۔ (ان شاء اللہ)

محمد یسین راہی مدیر ادارہ تبلیغ اسلام جام پور ضلع راجن پور پنجاب پاکستان 0333-8556473

اللہ احد
عقیدہ توحید سمجھانے، اس کے فوائد بتلانے
اور
شرک و بدعت کے نقصانات سے آگاہ کرنے کے لئے
2 فروری لاہور کے پرامن مظاہرہ کے بعد قصور شہر میں
بلدیہ ہال
قصور شہر
9 مارچ اتوار
2014
1:15
توحید خالص سیمینار
عظمت توحید و حرمت رسول
ریلی
بلدیہ ہال تا کچہری چوک
زیر صدارت
میاں محمد جمیل
کنوینئر تحریک دعوت توحید پاکستان
ضیاء اللہ
ظفر اقبال
شمشاد سلفی
طارق محمود
منظور احمد
عبدالوہاب
محمد اشفاق
محمد یاسر
بابر شاہ
تحریک دعوت توحید ضلع قصور
0302-7573276

WEEKLY
TANZEEM AHL-E-HADITH CPL-104
LAHORE

اعلان داخلہ

دار العلوم تقویۃ الاسلام (مدرسہ غزنویہ)

- مڈل پاس طلباء کیلئے
- دینی اور عصری تعلیم ایک ساتھ
- وفاق المدارس السلفیہ کا نصاب
- مع میٹرک کی مکمل کلاسز

بہترین رہائش، خوراک
اور علاج معالجہ کی سہولت
کے ساتھ ساتھ
تربیت پر خصوصی توجہ

مڈل کا امتحان دے کر فارغ ہونے والے طلباء کا داخلہ شروع ہے

شرائط داخلہ

داخلہ انٹری ٹیسٹ کی بنیاد پر ہوگا

داخلہ کے وقت والد/سرپرست کا ہمراہ آنا ضروری ہے

والد/سرپرست کے شناختی کارڈ اور طالب علم کے فارم (ب) کی فوٹو کاپی ہمراہ لائیں

الداعی الی الخیر

سید جنید غزنوی
مہتمم دار العلوم تقویۃ الاسلام (مدرسہ غزنویہ) 4 شیش محل روڈ لاہور
04237112045 03134600183
03351443583